﴾بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴾......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴾......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد15

جمعۃ المبارک02/مئی 2008ء

26/ربیع الثانی 1429ہجری قمری ❁ 02/ہجرت 1387 ہجری شمسی

شمارہ 18

صدقہ اور صلہ رحمی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا میری طرف سے صدقہ ہو جائے گا اپنے خاوند کے لئے جب کہ وہ محتاج ہے اور اپنے بھائی کے بچوں کے لئے جو یتیم ہیں۔

فرمایا: ہاں۔ تیرے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا اور ایک رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ علی ذی قرابۃ حدیث نمبر 1824)

﴾ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھنچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے۔

”پھر معرفت کے بعد بڑی ضرورت نجات کیلئے محبت الٰہی ہے۔ یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنے والے کو عذاب دینا نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جس شخص سے کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اس کو یقین کرنا چاہئے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا۔ بلکہ اگر ایک شخص ایک شخص کو جس سے وہ دل سے محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر اثر تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ شخص اس سے دشمنی نہیں کرسکتا۔ اِسی بناء پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھنچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی اُن پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی اُن کے دل میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی اُن کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے۔ پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پا لیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بےخبر رہ سکتا ہے۔ محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے۔ سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔

اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اُس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بُعد اور دُوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر، خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس بات پر اُس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرّہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اُس کا محبوب اُس پر ناراض نہ ہو جائے۔ اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعًا یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا وِرد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔

اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہوسکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دُور کرنے کیلئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبّت ذاتی خدائے عزّ وجلّ کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذباتِ نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حيّ وقیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفاتِ الٰہیہ سے ظلّی طور پر اس کو حصّہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے بخیل نہیں ہے بلکہ اس کے فیوض دائمی ہیں، اس کے اسماء اور صفات کبھی معطّل نہیں ہوسکتے اس لئے وہ بشرطِ تقویٰ اور مجاہدہ جو کچھ اوّلین کو دیا ہے وہ آخرین کو بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ خود اُس نے قرآن شریف میں یہ دُعا سکھلائی ہے۔ اِھْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِراطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (الفاتحہ:6-7)۔ یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور کسی فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ۔ یہ آیت اس اُمت کو اس قدر عظیم الشان اُمید دلاتی ہے جس میں گزشتہ اُمتیں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر اُن پر فضل اور انعام ہوا۔ اب اس امت کو یہ دُعا سکھلائی گئی کہ اُن تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائے گا اِسی بناء پر کہا گیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر111)۔ یعنی تم اپنے کمالات کے رُو سے سب اُمتوں سے بہتر ہو“۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ378 تا 381 مطبوعہ لندن)

اداریہ

زندہ باد اے عاشقانِ باغِ احمد زندہ باد

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے تاریخی اور تاریخ ساز سال میں غانا وہ پہلا خوش نصیب ملک اور احمدیہ مسلم جماعت غانا وہ پہلی خوش قسمت جماعت ہے جس کے جلسہ سالانہ میں امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس شمولیت فرما کر اسے رونق اور برکت بخشی ہے۔ غانا وہ ملک ہے جس میں ہمارے محبوب امام نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے بہت پہلے اپنی جوانی کے ایام میں قریباً سات آٹھ سال کے طویل عرصۂ قیام کے دوران اس ملک کی تعمیر و ترقی اور اس کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر کے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو وقف کئے رکھا۔ اُس زمانہ میں غانا کے اقتصادی و معاشی حالات بہت ہی خراب تھے لیکن آپ ان تمام تکلیفوں سے بے نیاز محض للہ خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہے اور اس محبت اور پیار کے ساتھ خدمت کی کہ گویا آپ انہی میں سے ایک ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا تو غانا کے ساتھ قدیمی تعلق کی وجہ سے طبعاً اہل غانا آپ کی خصوصی توجہات اور شفقتوں اور دعاؤں کے مورد بنے۔ چنانچہ آپ کی زیر ہدایت و نگرانی غانا کی جماعت کے لئے بالخصوص اور غانا کے عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے بالعموم کئی منصوبے بڑی تیزی سے تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

غانا کے عوام اور حکومت کو آپ کی ان خدمات کا اعتراف اور ادراک ہے۔ چنانچہ 2004ء میں اور اب 2008ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ غانا تشریف لے گئے تو وہاں کی حکومت اور عوام نے جس طرح حضور کی پذیرائی کی اور آپ کو کھلے بازوؤں اور خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ غانا کے سربراہ مملکت ہز ایکسی لینسی J.A.Kufuor نے حضور انور کو اپنے صدارتی محل میں خوش آمدید کہا اور پھر جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی اور حضور کی خدمات اور جماعت احمدیہ کی طرف سے غانا کی ترقی و بہبود کے لئے مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔

جماعت کی تاریخ میں پہلی بار غانا میں یہ واقعہ بھی ہوا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں ایک طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا وہاں اس ملک کے سربراہ نے ملکی پرچم لہرایا۔ پھر جلسہ کے موقع پر غیر احمدی مسلمانوں کے چیف امام اور عیسائی و دیگر مذاہب اور چیفس کے نمائندوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا اور صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے تقریبات کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جماعتی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ خود حضور انور ایدہ اللہ نے اہل غانا کی شرافت اور مذہبی رواداری وغیرہ خوبیوں کو سراہا اور انہیں مفید زریں نصائح کے ساتھ ساتھ بہت ہی محبت بھری دعاؤں سے نوازا۔

اہل غانا نے ہمارے محبوب امام سے محبت اور خلوص اور حسن سلوک کا معاملہ کر کے ساری دنیا کے احمدیوں کے دل جیت لئے ہیں۔ زندہ باد اے ساکنانِ ملک غانا زندہ باد۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں آپ کے لئے مبارک فرمائے اور آپ اسی طرح ترقی کی شاہراہوں پر گامزن رہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا فیض آپ کو پہنچتا رہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ کا تعلق ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت ہی غیر معمولی تھا۔ اس میں دنیا کے مختلف ممالک کے نمائندے جمع تھے۔ اکرا سے 60 کلومیٹر کے فاصلہ پر 460 ایکڑ کے رقبہ پر مشتمل وہ قطعہ زمین جسے حضور ایدہ اللہ نے ''باغ احمد'' کا نام دیا اور جہاں پہلی بار یہ عظیم الشان جماعتی تقریب ہوئی اس کی تمام تفصیلات اور یہ سارا منظر ہی بہت روح پرور تھا۔ احمدیوں کی اپنے امام سے محبت اور خلوص اور فدائیت کے ایسے ایمان افروز نظارے ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا نے براہ راست دیکھے جو دلوں کو موہ لینے والے تھے۔ ان کا نظم و ضبط، ان کا ایثار، ان کی قربانی، ان کے چہروں سے پھوٹتی ہوئی بے اختیار مسرتیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف اور خلافت سے محبت و عقیدت کے پاکیزہ نغمات روح کو وجد میں لانے والے تھے۔ پھر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں ان کے اخلاص اور قربانی اور وفا کا تحسین بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا اور ان کی خلافت کے ساتھ محبت کو ایک مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اے غانا کے احمدیو! میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کو پورا کر دیا''، تو امیر المومنین ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے اس پُرمسرت اعلان نے ان کی خوشیوں کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ اس نوید پر وہ جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔ اس خوش نصیبی پر ہم انہیں اپنی طرف سے اور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے دلی مبارکباد دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ زندہ باد اے عاشقانِ باغ احمد زندہ باد۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں آپ کے لئے مبارک اور دائمی فرمائے اور آپ اسی طرح خلافت کے جانثاروں میں شامل رہیں اور خلیفۂ وقت کی محبتوں اور دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور صرف یہ ایک ظاہری باغ احمد ہی نہیں بلکہ

جاگ افریقہ جاگ کہ تیرے در پہ کھڑی ہے بہار

چاند ہمارا پکڑے اترا روشنی کے پتوار
ظلمت کے دریا میں پھیلی دور تلک چمکار
وقت نے کروٹ بدلی پڑنے دشت میں لگی پھوار
سوکھے پیڑوں سے اٹھی پھر خوشیوں کی جھنکار
خوش قسمت ہیں دیکھو کتنے ارضِ بلال کے باسی
آیا خود چل کر ہے ان کے پاس ان کا دلدار
کیسا خواب سہانا اور یہ کیسا سچّا ہے
افریقہ میں احمدیوں کی ہو گئی جے جے کار
کس نے دستِ ہوا پہ لا کے رکھے مہکے پھول
کون پھیلانے آیا گھر گھر خوشیوں کی مہکار
کِس نے نور کی لَو سے آ کے ٹوٹے دیپ جلائے
کِس نے رنگ بکھیرا کہ ہر چہرا ہوا گلنار
کِس کی آنکھ کو ٹھنڈک پہنچی کِس کا دِل بھر آیا
کِس کی بہتی شبنم سے یہ دشت ہوا گلزار
پیاس بجھانے دید کی آئے دور دور سے پیاسے
کر کے سب دیدار پھریں اب نشّے میں سرشار
جلتا سورج ڈھل جائے گا چمکے گا مہتاب
چاندنی سے اب ٹھنڈا ہوگا دشت اور ہر کہسار
دجل کو پارہ کر دے گی اِس حق کی آب و تاب
شانِ خلافت دکھلائے گی اپنی اب چمکار
پیار کا دریا سوکھے کھیت بھی کر دے گا شاداب
شاخِ حنا سے ٹوٹے گی اب نفرت کی تلوار
صدیوں دکھڑے جھیلنے والو عہد کرو سب مل کر
پیار سے بھر دو گے تم اب یہ کانٹوں کا سنسار
پرچم حق کا تھام کے نکلو اے اہلِ افریقہ
سیاہ سمندر سے اب ابھرے روشنی کا مینار
خوشبو لائی خوش بختی ہاتھوں پہ اٹھائے مولا کی
جاگ افریقہ جاگ کہ تیرے در پہ کھڑی ہے بہار

(عبدالجلیل عباد۔ ھمبرگ۔ جرمنی)

مسیح پاک علیہ السلام کا وہ روحانی باغ احمد بھی جو آج دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہو چکا ہے اور جس کی نگہداشت اور ترقی و نگہبانی کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کے سپرد فرمائی ہے وہ بھی ہمیشہ سرسبز و شاداب اور لہلہاتا رہے اور خلیفۂ وقت کی محبتوں اور دعاؤں سے فیض پاتے ہوئے اس کے شیریں پھلوں اور خوبصورت پھولوں کی خوشبوؤں سے سارا جہان معطر و شاداب و شادمان ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(نصیر احمد قمر)

منصبِ خلافت

(تقریر فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

دوسری قسط

مبلّغ کہاں سے آویں

جب ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر قوم اور ہر زبان میں ہماری تبلیغ ہو تو دوسرا سوال جو قدرۃً پیدا ہوتا ہے یہ ہوگا کہ تبلیغ کے لئے مبلّغ کہاں سے آویں؟ یہ وہ سوال ہے جس نے ہمیشہ میرے دل کو دُکھ میں رکھا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہ تڑپ رکھتے تھے کہ اخلاص کے ساتھ تبلیغ کرنے والے ملیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بھی یہ آرزو رہی۔ اسی خواہش نے اسی جگہ اسی مسجد میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد مجھ سے رکھوائی اور اسی مسجد میں بڑے زور سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن میری کوئی ذاتی خواہش اور غرض نہ تھی محض اعلائے سلسلہ کی غرض سے میں نے یہ تحریک کی تھی۔ باوجودیکہ بڑے بڑے آدمیوں نے مخالفت کی آخر اللہ تعالیٰ نے اس مدرسہ کو قائم کر ہی دیا۔ اس وقت سمجھنے والوں نے نہ سمجھا کہ اس مدرسہ کی کس قدر ضرورت ہے اور مخالفت میں حصہ لیا۔ میں دیکھتا تھا کہ علماء کے قائم مقام پیدا نہیں ہوتے۔ میرے دوستو! یہ معمولی مصیبت اور دُکھ نہیں ہے۔ کیا تم چاہتے ہو، ہاں کیا تم چاہتے ہو کہ فتویٰ پوچھنے کے لئے تم ندوہ اور دوسرے غیر احمدی مدرسوں یا علماء سے سوال کرتے پھرو جو تم پر کفر کے فتوے دے رہے ہیں؟ دینی علوم کے بغیر قوم مردہ ہوتی ہے۔ پس اس خیال کو مدنظر رکھ کر باوجود پرجوش مخالفت کے میں نے مدرسہ احمدیہ کی تحریک کو اٹھایا اور خدا کا فضل ہے کہ وہ مدرسہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس وقت واعظ اور معلموں کی ضرورت ہے۔ مدرسہ سے تعلیم یافتہ نکلیں گے اور انشاء اللہ وہ مفید ثابت ہوں گے۔ مگر ضرورتیں ایسی ہیں کہ ابھی ملیں۔ میرا اپنا دل تو چاہتا ہے کہ گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں جن کے ذریعہ علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہو اور کوئی بھی احمدی باقی نہ رہے جو پڑھا لکھا نہ ہو اور علوم دینی سے واقف نہ ہو۔ میرے دل میں اس غرض کے لئے بھی عجیب عجیب تجویزیں ہیں جو خدا چاہے گا تو پوری ہو جائیں گی۔

غرض یہ ضروری سوال ہے کہ مبلّغ کہاں سے آویں؟ اور پھر چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر زبان میں ہماری تبلیغ ہو اس لئے ضرورت ہے کہ مختلف زبانیں سکھائی جاویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ بعض ایسے طالب علم ملیں جو سنسکرت پڑھیں اور پھر وہ ہندوؤں کے گاؤں میں جاکر کوئی مدرسہ کھول دیں۔ اور تعلیم کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ایک عرصہ تک وہاں رہیں۔ جب اسلام کا بیج بویا جائے تو مدرسہ کسی شاگرد کے سپرد کرکے آپ دوسری جگہ جاکر کام کریں۔ غرض جس رنگ میں تبلیغ آسانی سے ہو سکے کریں۔

اس قسم کے لوگوں کی بہت بڑی ضرورت ہے جو خدمت دین کیلئے نکل کھڑے ہوں۔ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو؟ ایک سہل طریق خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں ایک مدرسہ ہو۔ تم باہم مل کر اس کے لئے مشورہ کرو پھر مَیں غور کروں گا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ مَیں تم سے جو مشورہ کر رہا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے نیچے کر رہا ہوں۔ قرآن مجید میں اس نے فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔ (سورة آل عمران آیت 160) پس تم مشورہ کرکے مجھے بتاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ میرے دل میں ڈالے گا مَیں اس پر توکل علی اللہ عزم کروں گا۔ غرض ایک مدرسہ ہو۔ اس میں ایک ایک مہینے یا تین تین مہینے کے کورس ہوں۔ اس عرصہ میں مختلف جگہ سے لوگ آجاویں اور وہ کورس پورا کرکے اپنے وطنوں کو چلے جاویں اور وہاں جاکر اپنے اس کورس کے موافق سلسلہ تبلیغ کا جاری کریں۔ پھر ان کی جگہ ایک اور جماعت آوے اور وہ بھی اسی طرح اپنا کورس پورا کرکے چلی جائے۔ سال تک برابر اسی طرح ہوتا رہے۔ پھر اسی طریق پر وہ لوگ جو پہلے سال آئے تھے آتے رہیں۔ اس طرح پر ان کی تکمیل ہو اور ساتھ ہی تبلیغ کرتے رہیں۔ مَیں اس مقصد کے لئے خاص استاد مقرر کروں گا اور جو لوگ اس طرح پر آتے رہیں گے وہ برابر پڑھتے رہیں گے۔ یہ تعلیم کا ایک ایسا ہی طریق ہے جیسا کہ میدان جنگ میں نماز کا ہے۔ اس وقت بھی دشمن سے جنگ ہے۔ اب تیروتفنگ کی لڑائی نہیں بلکہ دلائل اور براہین سے ہو رہی ہے۔ اس لئے انہیں ہتھیاروں سے ہم کو مسلح ہونا چاہئے اور اس کی یہ ایک صورت ہے۔

غرض ایک سال کا کورس ختم ہونے کے بعد پھر پہلی جماعت آئے اور کورس ختم کرے۔ ایک ایک سال کے لئے ذخیرہ موجود ہوگا۔ حتیٰ کہ چار، پانچ، چھ، سات سال میں جب تک خدا چاہے کام کرتے رہیں۔ اتنے عرصہ میں مبلغ طیار ہو جاویں گے۔ یہ ایک طریق ہے، یہ ایک رنگ ہے۔ پس تم غور کرو کہ ایک مدرسہ اس قسم کا چاہئے۔

واعظین کا تقرر

واعظین کے تقرر کی بھی ضرورت ہے اور میری رائے یہ ہے کہ کم از کم دس تو ہوں۔ ان کو مختلف جگہ بھیج دیا جاوے۔ مثلاً ایک سیالکوٹ چلا جاوے وہ وہاں جاکر درس دے اور تبلیغ کرے۔ تین ماہ تک وہاں رہے اور پھر دوسری جگہ چلا جاوے۔ کسی جگہ ایک آدھ دن کے لیکچر یا وعظ کی بجائے یہ سلسلہ زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ واعظین کم از کم دس ہوں اور اگر یہ بھی نہ مل سکیں تو کم از کم پانچ ہی ہوں۔

قوم لُوط کا واقعہ

اس موقعہ پر مجھے ایک خطرناک واقعہ یاد آگیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جب عذاب آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تب ابرھام نزدیک جاکے بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے گا؟ شاید پچاس صادق اس شہر میں ہوں۔ کیا تو اُسے ہلاک کرے گا؟ اور ان پچاس صادقوں کی خاطر جو اس کے درمیان ہیں اس مقام کو نہ چھوڑے گا؟ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے۔ کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہوجاویں یہ تجھ سے بعید ہے کیا تمام دُنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟ اور خداوند نے کہا کہ اگر میں سدوم میں شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤں تو میں ان کے واسطے تمام مکان کو چھوڑوں گا۔ تب ابرھام نے جواب دیا اور کہا کہ اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی۔ اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں۔ شاید پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں کیا ان پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کرے گا؟ اور اس نے کہا اگر میں وہاں پینتالیس پاؤں تو نیست نہ کروں گا۔ پھر اس نے اس سے کہا کہ شاید وہاں چالیس پائے جائیں۔ تب اس نے کہا کہ مَیں ان چالیس کے واسطے بھی نہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا میں منّت کرتا ہوں کہ اگر خداوند خفا نہ ہوں تو میں پھر کہوں شاید وہاں تیس پائے جائیں۔ وہ بولا اگر میں وہاں تیس پاؤں تو میں یہ نہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا دیکھ میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی۔ شاید وہاں بیس پائے جائیں۔ وہ بولا میں بیس کے واسطے بھی اُسے نیست نہ کروں گا۔ تب اس نے کہا میں منت کرتا ہوں کہ خداوند خفا نہ ہوں۔ تب میں فقط اب کی بار پھر کہوں شاید وہاں دس پائے جائیں۔ وہ بولا میں دس کے واسطے بھی اسے نیست نہ کروں گا۔

قرآن شریف نے اس کی نسبت فرمایا فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الذاریت:37) غرض دس کے ذکر پر مجھے یہ واقعہ یاد آگیا تو کس قدر افسوس کی بات ہے کہ دس مولوی بھی نہ ملیں۔ یہ بہت ہی رونے اور گڑگڑانے اور دعاؤں کا مقام ہے کیونکہ جب علماء نہ ہوں تو دین میں کمزوری آجاتی ہے۔ مَیں تو بہت دُعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نقص کو دُور فرماوے۔

یہ تجویز جو میں نے پیش کی ہے قرآن مجید نے ہی اس کو پیش کیا ہے چنانچہ فرمایا فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122)۔ سارے مومن تو ایک وقت اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ فرمایا کہ ہر علاقہ سے کچھ لوگ آویں اور نبی کریمؐ کے حضور رہ کر دین حاصل کرکے اپنی قوم میں جاکر انہیں سکھائیں۔ یہ تو میری پہلی تجویز کی تائید قرآن مجید سے ہے یا یوں کہو کہ قرآن مجید کی ہدایت کے موافق میری پہلی تجویز ہے۔

دوسری تجویز بھی قرآن مجید ہی کی ہے چنانچہ فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (آل عمران104)۔ یہ آیت واعظین کی ایک ایسی جماعت کی تائید کرتی ہے جس کا کام ہی تبلیغ ہو۔

تعلیم شرائع

ان امور کے بعد پھر تعلیم شرائع کا کام آتا ہے جب تک قوم کو شریعت سے واقفیت نہ ہو انہیں معلوم نہ ہو کہ اُنہوں نے کیا کرنا ہے عملی حالت کی اصلاح مشکل ہوتی ہے اس لئے خلیفہ کے کاموں میں تعلیم شرائع ضروری ہے۔ مَیں نے ایک شخص کو دیکھا جو بیعت کرنے لگا اس کو کلمہ بھی نہیں آتا تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے جو ضروری باتیں دین کی نہ جانتا ہو۔ پس اس تعلیم شرائع کے انتظام کی ضرورت ہے۔ یہ کام کچھ تو مبلغین اور واعظین سے لیا جائے۔ وہ ضروری دینی مسائل سے قوم کو واقف کرتے رہیں۔ مَیں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جو قوم میں لیڈر کہلاتے ہیں وہ نماز نہیں پڑھنا جانتے اور بعض اوقات عجیب عجیب قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اور نمازیں پڑھنی نہیں آتی ہیں اور یقیناً نہیں آتی ہیں۔ کوئی کہدے گا کہ یہ (تعدیل ارکان) فضول ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ خدا نے کیوں فرمایا يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ پس یہ ضروری چیز ہے اور مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک کی حکمت بیان کر سکتا ہوں۔ مَیں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ جراب میں ذرا سوراخ ہو جاتا تو فوراً اس کو تبدیل کر لیتے۔ مگر اب مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ ایسی پھٹی ہوئی جرابوں پر بھی جن کی ایڑی اور پنجہ دونوں نہیں ہوتے مسح کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے؟ شریعت کے احکام کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رخصت اور جواز کے صحیح محل کو نہیں سمجھتے۔

مجھے ایک دوست نے ایک لطیفہ سنایا کہ کسی مولوی نے ریشم کے کنارے والا تہ بند پہنا ہوا تھا۔ اور وہ کنارہ بہت بڑا تھا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ریشم تو منع ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کہاں لکھا ہے۔ مَیں نے کہا کہ آپ لوگوں سے ہی سنا ہے کہ چار انگلیوں سے زیادہ نہ ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ چار انگلیاں ہماری تمہاری نہیں بلکہ حضرت عمرؓ کی۔ ان کی چار انگلیاں ہماری بالشت کے برابر تھیں۔ اسی طرح انسان خیالی شریعتیں قائم کرتا ہے۔ یہ خوف کا مقام ہے ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان حدود شرائع سے واقف ہو اور خدا کا خوف دل میں ہو۔ یہ مت سمجھو کہ چھوٹے چھوٹے احکام میں اگر پرواہ نہ کی جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بڑی بھاری غلطی ہے جو شخص چھوٹے سے چھوٹے حکم کی پابندی نہیں کرتا وہ بڑے سے بڑے حکم کی بھی پابندی نہیں کر سکتا۔ خدا کے حکم سب بڑے ہیں۔ بڑوں کی بات بڑی ہی ہوتی ہے۔ جن احکام کو لوگ چھوٹا سمجھتے ہیں ان سے غفلت اور بے پرواہی بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض چھوٹے چھوٹے احکام بتائے ہیں مگر ان کی عظمت میں کمی نہیں آتی۔ طالوت کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ ایک نہر کے ذریعہ قوم کا امتحان ہوگیا۔ سیر ہوکر پینے والوں کو کہہ دیا فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ اب ایک سطحی خیال کا آدمی تو یہی کہے گا کہ پانی پی لینا کونسا جرم تھا۔ مگر نہیں، اللہ تعالیٰ کو اطاعت سکھانا مقصود تھا۔ وہ جنگ کے لئے جا رہے تھے

اس لئے یہ امتحان کا حکم دے دیا۔ اگر وہ اس چھوٹے سے حکم کی اطاعت کرنے کے بھی قابل نہ ہوں گے تو پھر میدان جنگ میں کہاں مانیں گے؟ بہرحال اللہ تعالیٰ کے تمام احکام میں حکمتیں ہیں اور اگر انسان ان پر عمل کرتا رہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایمان نصیب کر دیتا ہے اور اپنے فضل کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (چونکہ وقت زیادہ ہوگیا تھا آپ نے فرمایا کہ گھبرانا نہیں۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بعض وقت لمبی تقریر کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے آپ لوگوں کو جس غرض کیلئے جمع کیا گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ پورے طور پر اس سے واقف ہوجاویں۔

غرض شرائع میں حکمتیں ہیں اگر ان کی حقیقت معلوم نہ ہو تو بعض وقت اصل احکام بھی جاتے رہتے ہیں اور پھر غفلت اور سستی پیدا ہوکر مٹ جاتے ہیں۔ کسی جنٹلمین نے لکھ دیا کہ نماز کسی بنچ یا کرسی پر بیٹھ کر ہونی چاہئے کیونکہ پتلون خراب ہوجاتی ہے۔ دوسرے نے کہہ دیا کہ وضو کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے کفیں وغیرہ خراب ہوجاتی ہیں۔ جب یہاں تک نوبت پہنچی تو رکوع اور سجدہ بھی ساتھ ہی گیا۔ اگر کوئی شخص ان کو حکمت سکھانے والا ہوتا اور انہیں بتاتا کہ نماز کی حقیقت یہ ہے۔ وضو کے یہ فوائد ہیں اور رکوع اور سجود میں یہ حکمتیں ہیں تو یہ مصیبت کیوں آتی اور اس طرح وہ دین کو کیوں خیرباد کہتے۔ مسلمانوں نے شرائع کی حکمتوں کے سیکھنے کی کوشش نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی عالم ان کو حکمتوں سے واقف کرتا تو کبھی دہریت اور ارتداد نہ پھیلتا۔

یہاں اسی مسجد والے مکان کے مالک (یہ مسجد والا مکان مرزا امام الدین وغیرہ سے خریدا تھا۔ مؤلف) حضرت صاحب کے چچا کا بیٹا مرزا امام الدین دہریہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ مرزا صاحب! کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ اسلام کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کہنے لگا کہ میری فطرت بچپن سے ہی سلیم تھی۔ لوگ جب نماز پڑھتے اور رکوع و سجود کرتے تو مجھے ہنسی آتی تھی کہ یہ کیا کرتے ہیں۔

یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ انہیں کسی نے حکمت نہ سکھائی، شرائع اسلام کی حقیقت سے واقف نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دہریہ ہوگیا۔ سو یہ کام خلیفہ کا ہے کہ حکمت سکھائے۔ اور چونکہ وہ ہر جگہ تو جا نہیں سکتا اس لئے ایک جماعت ہو جو اس کے پاس رہ کر ان حکمتوں اور شرائع کے حدود کو سیکھے پھر وہ اس کے ماتحت لوگوں کو سکھائے تا کہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔ اس زمانہ میں اس کی خصوصیت سے ضرورت ہے کہ لوگ جدید علوم پڑھ کر ہوشیار ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے اسلام پر اعتراض کیا ہے کہ عبادات کے ساتھ مادی امور کو شامل کیا ہے۔ انہیں چونکہ شریعت کی حقیقت کی خبر نہیں اس لئے دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ واعظ مقرر ہوں جو شرائع کی تعلیم دیں اور ان کی حکمت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

تعلیم العقائد کی کتاب

اس کے سوا ایک اور ضروری بات ہے حضرت صاحب کو اس کے متعلق بڑی توجہ تھی مگر لوگوں نے بھلا دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے توجہ دلائی مگر لوگوں نے پھر بھلا دی۔ مَیں اب پھر یاد دلاتا ہوں اور انشاء اللہ العزیز میں اس کو یاد رکھوں گا اور یاد دلاتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی تکمیل کے کام سے سرخرو کردے۔ مَیں نے حضرت صاحب سے بارہا یہ خواہش سنی تھی کہ ایسا رسالہ ہو جس میں عقائد احمدیہ ہوں۔ اگر ایسا رسالہ طیار ہوجاوے تو آئے دن کے جھگڑے فیصل ہوجاویں اور پھر نزاعیں برپا نہ ہوں۔

مَیں چاہتا ہوں کہ علماء کی ایک مجلس قائم کروں اور وہ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھ کر اور آپ کی تقریروں کو زیر نظر رکھ کر عقائد احمدیہ پر ایک کتاب لکھیں اور اس کو شائع کیا جاوے۔ اس وقت جو بحثیں چھڑتی ہیں جیسے کفر و اسلام کی بحث کسی نے چھیڑ دی اس سے اس قسم کی تمام بحثوں کا سدباب ہوجائے گا۔ لیکن اب جبکہ کوئی ایسی مستند اور جامع کتاب موجود نہیں مختلف جھگڑے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے حضرت صاحب مسیح ناصری سے افضل تھے۔ دوسرا کہتا ہے، نہیں۔ اس کی جڑ یہی ہے کہ لوگوں کو واقفیت نہیں۔ مگر جب ایسی جامع کتاب علماء کی ایک مجلس کے کامل غور کے بعد شائع ہوجائے گی تو سب کے سب اسے اپنے پاس رکھیں گے اور اس طرح پر عقائد میں انشاء اللہ اختلاف نہیں ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کا طریقِ وعظ

آنحضرت ﷺ کا طریق یہ تھا کہ آپؐ بہت ہی مختصر وعظ فرماتے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ وعظ فرما رہے ہیں اور ظہر کا وقت آگیا پھر نماز پڑھ لی، پھر وعظ کرنے لگے اور عصر کا وقت آگیا پھر نماز پڑھ لی۔ پس آج کا وعظ اسی سنت پر عمل معلوم ہوتا ہے۔ مَیں جب یہاں آیا ہوں تو بیت الدعا میں دعا کر کے آیا ہوں کہ میرے منہ سے کوئی بات ایسی نہ نکلے جو ہدایت کی بات نہ ہو۔ ہدایت ہو اور لوگ ہدایت سمجھ کر مانیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وقت زیادہ ہوگیا ہے اور میں اپنے آپ کو روکنا چاہتا ہوں مگر باتیں آرہی ہیں اور مجھے بولنا پڑتا ہے۔ پس میں انہیں ربّانی تحریک سمجھ کر اور اپنی دُعا کا نتیجہ یقین کر کے بولنے پر مجبور ہوں۔ غرض تعلیم العقائد کے لئے ایک ایسے رسالہ یا ٹریکٹ کی ضرورت ہے اس کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ دِقّت آرہی ہے کہ کسی نے صرف تریاق القلوب کو پڑھا اور اس سے ایک نتیجہ نکال کر اس پر قائم ہوگیا۔ حقیقۃ الوحی کو نہ دیکھا۔ اب دوسرا آیا اس نے حقیقۃ الوحی کو پڑھا اور سمجھا ہے وہ اس کی بنا پر اس سے بحث کرتا ہے۔ اور تیسرا آتا ہے اس نے حضرت صاحب کے تمام اشتہارات کو بھی جن کی تعداد 180 سے زیادہ ہے پڑھا ہے وہ اپنے علم کے موافق کلام کرتا ہے مثلاً مجھے اب تک معلوم نہ تھا کہ اشتہارات کی اس قدر تعداد ہے آج ہی معلوم ہوا ہے اور اب انشاء اللہ میں خود بھی ان تمام اشتہارات کو پڑھوں گا۔

پس ضرورت ہے کہ علماء کی ایک جماعت ہو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھ کر عقائد کے متعلق ایک نتیجہ نکال کر ایک رسالہ میں انہیں جمع کریں۔ وہ تمام عقائد جماعت کو دیئے جاویں اور سب انہیں پڑھیں اور یاد رکھیں۔ یہ اختلاف جو عقائد کے متعلق پیدا ہوتا ہے انشاء اللہ بالکل مٹ جاوے گا۔ سب کا ایک ہی عقیدہ ہوگا اور اگر پھر اختلاف ہوگا بھی تو نہایت ہی خفیف ہوگا تفرقہ نہ ہوگا جیسے اب ہوا۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس وقت بھی جو اختلاف ہوا وہ عقائد کی وجہ سے نہیں۔ کفر و اسلام کا بہانہ ہے۔ احمدی اور غیر احمدی کے سوال کو خلافت سے کیا تعلق۔ اگر یہ سوال رفع ہوجائے تو کیا یہ معترض خلافت کو مانیں گے؟ کبھی نہیں۔ یہ تو غیر احمدیوں کی ہمدردی کو حاصل کرنے اور بعض احمدیوں کو بھڑکانے کے لئے ہے۔ بھلا خیال تو کرو کہ دو میاں بیوی یا بھائی بھائی اگر آپس میں لڑ کر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں کہ ہمارے ہمسایہ کا کیا مذہب ہے تو یہ عقلمندی نہیں ہوگی۔ یہ مسئلہ صرف ایک آڑ ہے۔

میری خواہش

میرا دل چاہتا ہے کہ ان خواہشوں کی تکمیل میرے وقت میں ہوجاوے یہ اتحاد کیلئے بڑی ضروری ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا جیسا کہ میں اپنے خدا پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں تو سب کچھ ہوجائے گا۔ تعلیم شرائع کا بھی انتظام ہوجاوے گا اور حکمت بھی سکھائیں گے اور یہ ساری باتیں قرآن شریف سے ہی انشاء اللہ بتاویں گے۔

تزکیۂ نفوس

ان امور کے بعد اب تزکیہ نفس ہے۔ مَیں نے کہا ہے کہ قرآن مجید سے اور سورہ بقر کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ تزکیہ نفوس کیلئے سب سے بڑا ہتھیار، ناقابل خطا ہتھیار دُعا ہی ہے۔ نماز میں بھی دعا ہی ہے۔ سورہ بقر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تزکیہ بتایا ہے اسے بھی دُعا پر ہی ختم کیا ہے اور نماز کے آخری حصہ میں بھی دعائیں ہی ہیں۔

پس تزکیۂ نفوس کیلئے پہلی چیز دُعا ہی ہے۔ خدا کے محض فضل سے مَیں بہت دعائیں کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں تم بھی دُعاؤں سے کام لو۔ خدا تعالیٰ زیادہ توفیق دے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میری اور تمہاری دعاؤں میں فرق ہے۔ جیسے ایک ضلع کے افسر کی رپورٹ کا اور اثر ہوتا ہے لفٹیننٹ گورنر کا اور اور وائسرائے کا اَور۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دُعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دُعا کی توفیق ملے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دُعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دُعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔

تزکیۂ نفس کے متعلق کسی نے ایک لطیف بات بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان تین باتوں کا نتیجہ یُزَکِّیْھِمْ ہوتا ہے یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرے اور تعلیم الکتاب والحکمۃ کرے اس کے بعد اس جماعت میں تزکیہ پیدا ہوجائے گا۔

پھر ایک اور بڑا ذریعہ تزکیۂ نفوس کا ہے جو مسیح موعود نے کہا ہے اور میرا یقین ہے کہ وہ بالکل درست ہے۔ ہر ہر حرف اس کا سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص (دیکھو تریاق القلوب صفحہ 60۔ سطر نمبر 4-5) جو قادیان نہیں آتا یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو۔ عبدالحکیم کی نسبت یہی فرمایا کرتے تھے کہ وہ قادیان نہ آتا تھا۔ قادیان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ فرمایا۔ یہ بالکل درست ہے کہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

جب خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو پھر جہاں وہ پیدا ہوا، جس زمین پر چلتا پھرتا رہا، اور آخر دفن ہوا کیا وہاں برکت نازل نہ ہوگی۔

یہ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ وعدہ دیا کہ مکّہ میں دجال نہ جائے گا کیا زمین کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ نہیں، بلکہ اس لئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ وہاں مبعوث ہوئے۔

مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص عبدالصمد کھڑا ہے اور کہتا ہے۔ ’’مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں‘‘۔

یہ بالکل درست ہے کہ مسیح موعودؑ کے مقامات دیکھنے سے ایک رقّت پیدا ہوتی ہے اور دُعا کی تحریک ہوتی ہے اس لئے قادیان میں زیادہ آنا چاہئے۔

پھر دُعاؤں کے لئے تعلق کی ضرورت ہے حضرت صاحب کو مَیں نے دیکھا ہے مگر حضرت خلیفۃ المسیح بچتے تھے اور مَیں خود بھی بچتا ہوں۔ حضرت صاحب بعض لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ تم ایک نذر مقرر کرو مَیں دُعا کروں گا۔ یہ طریق محض اس لئے اختیار کرتے تھے کہ تعلق بڑھے۔ اس کے لئے حضرت صاحب نے بارہا ایک حکایت سنائی ہے کہ ایک بزرگ سے کوئی شخص دُعا کرانے گیا اس کے مکان کا قبالہ گم ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں دُعا کروں گا مگر پہلے میرے لئے حلوا لاؤ۔ وہ شخص حیران تو ہوا مگر دُعا کی ضرورت تھی حلوا لینے چلا گیا اور حلوائی کی دُکان سے حلوا لیا۔ وہ جب حلوا ایک کاغذ میں ڈال کر دینے لگا تو وہ چلاّیا کہ اس کو پھاڑیو نہیں یہ تو میرے مکان کا قبالہ ہے۔ اسی کے لئے وہ دُعا کرانا چاہتا تھا۔ غرض وہ حلوا لے کر گیا اور بتایا کہ قبالہ مل گیا تو اس بزرگ نے کہا کہ میری غرض حلوا سے صرف یہ تھی کہ تعلق پیدا ہو۔ غرض دعا کے لئے ایک تعلق کی ضرورت ہے اور مَیں اس کے لئے اتنا ہی کہتا ہوں کہ خطوط کے ذریعہ یاد دلاتے رہو تا کہ تم مجھے یاد رہو۔

یُزَکِّیْھِمْ کے دوسرے معنے

اب یُزَکِّیْھِمْ کے دوسرے معنے لو جس میں غربا و مساکین کی خبرگیری داخل ہے۔ لوگ یہ تو نہیں جانتے کہ میرے پاس ہے یا نہیں مگر جب وہ جانتے ہیں کہ میں خلیفہ ہوگیا ہوں تو حاجتمند تو آتے ہیں اور یہ سیدھی بات ہے کہ جو شخص کسی قوم کا سردار بنے گا اس کے پاس حاجتمند تو آئیں گے۔ اس لئے شریعت نے زکوٰۃ کا انتظام خلیفہ کے سپرد کیا ہے۔ تمام زکوٰۃ اس کے پاس آنی چاہئے تا کہ وہ حاجتمندوں کو دیتا رہے۔ پس چونکہ یہ میرا ایک فرض اور کام ہے کہ میں کمزور لوگوں کی کمزوریوں کو دُور کروں اس لئے تمہارا فرض ہونا چاہئے کہ اس میں میرے مددگار رہو۔ ابھی تو

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر سفروں سے برکات حاصل کرنی ہیں تو تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ اسے ہر وقت مومن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مدنظر رہے گا تو دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے بھی جو سفر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گے۔

خلافت جوبلی کے حوالہ سے اس سال مختلف ممالک میں پروگرام ہونے ہیں۔ بعض میں مَیں شامل ہوں گا اس لحاظ سے یہ مصروفیت اور سفر کا سال ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ پر بارشیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادتوں کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی طرف ہم پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور جس جگہ پہنچیں وہاں بھی اپنی قدرت کے خاص نظارے دکھائے۔

(سفر کے حوالہ سے قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں مذکور مختلف ھدایات اور دعاؤں کا تذکرہ)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی خلافت سے محبت اور اخلاص ووفا کا تذکرہ اور لجنہ جرمنی کو اپنا الگ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت کی پُر مسرّت نوید

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 11/اپریل 2008ء بمطابق 11/شہادت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سفر کے بارے میں مختلف جگہ مختلف مضامین اور حوالوں کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ انبیاء کا انکار کرنے والوں کو کہا کہ پھرو اور دیکھو انکار کرنے والی قوموں کا کیا انجام اور حشر ہوا۔ مصر میں فرعون کی لاش کو آج تک محفوظ رکھ کر ہمیشہ کے لئے انکار کرنے والوں اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے ایک عبرت کا سامان پیدا فرما دیا۔ ہزاروں لاکھوں سیاح اسے دیکھتے ہیں۔ پھر معلومات ویسے بھی مل جاتی ہیں آجکل تو انٹرنیٹ پر بھی مل جاتی ہیں۔ دیکھنے والوں میں مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہیں، لامذہب بھی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو دیکھیں کہ کس طرح فرعون کا عبرتناک انجام ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس خبر کی سچائی کا ظہور ہوا جو فرعون کے بارہ میں قرآن کریم نے حقیقی رنگ میں بیان فرمائی ہے۔ بائیبل میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے اس زمانہ میں سفر اور دوسرے ذریعوں کی سہولتیں زیادہ میسر ہیں۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق بہت اعلیٰ رنگ میں اس زمانے میں وسائل میسر ہیں جن سے پرانی چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ بہرحال سبق بھی وہی حاصل کرتے ہیں جن کے دل میں نیکی کی چنگاری ہو اور جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہو۔ یہ تو ہے ایک نبی کا مقابلہ اور انکار کرنے والے کے انجام کا ایک واقعہ جو مَیں نے فرعون کا بیان کیا ہے۔

قرآن کریم میں کئی انبیاء کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو انکار کرنے والے ہیں پھریں اور دیکھیں، آثار قدیمہ کے کھوج لگائیں تا کہ پتہ لگے کہ تکبر اور فخر کوئی چیز نہیں ہے۔ بڑی بڑی قوموں کے بھی نشان مٹ جایا کرتے ہیں۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی مختلف نوعیت کے سفروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مومن ایک تو قوموں کے عبرتناک انجام دیکھ کر، پڑھ کر، سن کر، اللہ تعالیٰ سے زیادہ لَو لگاتے ہیں۔ ایک مومن ایسے واقعات دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ بد انجام اور آفات سے محفوظ رہے۔ دوسرے ایک مومن کے سفر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کے طور پر ہوتے ہیں۔ ان دعاؤں سے ایک مومن اپنا سفر شروع کرتا ہے اور اس کا اختتام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کریم میں سکھائی ہیں۔ اس اُسوہ پر ایک مومن چلنے کی کوشش کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ اُن نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کی ایک حقیقی مسلمان سے آنحضرت ﷺ نے توقع رکھتے ہوئے نصیحت کی ہے۔ پس ایک مومن کے ہر دوسرے عمل کی طرح اس کا سفر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے اور نیکیوں کو قائم رکھنے اور قائم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرۃ:198) زادِ راہ ساتھ لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ قرآن کریم کے یہ الفاظ اس آیت میں ہیں جس میں حج کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ جب اس رکن اسلام کی ادائیگی کے لئے نکلو تو پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ حقیقی مومن وہی ہے جو ہر قسم کی نفسانی بیماریوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے، نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے، اس پاک فریضے کو سرانجام دینے کے لئے گھر سے نکلتا اور کوشش کرتا ہے۔ اور جو سفر کا سامان تم ساتھ لے کر نکلو، جو عمل تمہارے ہوں اس میں تقویٰ ہو گا تو حج بھی قبولیت کا درجہ پائے گا۔ لیکن یہ مومن کے لئے ایک عمومی حکم بھی ہے کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ مومنوں کے سفر اعلیٰ ترین نیکیاں کمانے کے مقصد کے لئے ہوں یا

عام سفر۔ ہر صورت میں یاد رکھو کہ سفر وہی اللہ تعالیٰ کی برکات کا حامل بنائے گا جس میں تقویٰ مدنظر ہوگا، جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نیک اعمال کی بجاآوری کی کوشش مدنظر ہوگی۔

پس اگر سفروں سے برکات حاصل کرنی ہیں تو تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ اسے ہر وقت مومن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مدنظر رہے گا تو دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے بھی جو سفر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گے۔ پس یہی سفر ہیں جو مومن کی شان ہیں اور ہونے چاہئیں۔ جب ایک مسلمان زادِراہ کو حقیقت میں اپنے ساتھ رکھتا ہے یعنی تقویٰ کی زادِراہ کو تو پھر وہ مومنین کی اس صف میں کھڑا ہو جاتا ہے جن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سچے مومن ہونے کی بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ:112) کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، سب سچے مومن ہیں اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

تو تقویٰ پر چلنے کے لئے پہلی شرط توبہ کرنا ہے۔ ایسی سچی توبہ جو اس میں اور گناہوں میں یعنی ایک مومن میں اور گناہوں میں دُوری پیدا کرتی چلی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے''۔ اور مداومت کس طرح کرنی ہے، اس کے بارے میں آپ نے یہ نسخہ فرمایا کہ ایک پکا ارادہ کرے کہ برائیوں کے قریب بھی نہ پھٹکوں گا تب جو برائیاں ہیں ان کی جگہ اعلیٰ اخلاق لے لیں گے اور ایسے فعل اور عمل سرزد ہوں گے جو قابل تعریف ہوں گے۔ پس یہ ہے سچی توبہ جو زادِراہ مہیا کرتی رہے گی اور پھر انسان مکمل طور پر خدا کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرنے والا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف اس کی مدد کے لئے نظر ہوگی اور جب خدا تعالیٰ کی طرف نظر ہوگی تو اس آیت میں بیان کردہ دوسری اہم خصوصیت جو ایک مومن کی ہے اس کی طرف توجہ ہوگی۔ یعنی عبادت، مکمل طور پر اس کے آگے جھک جانا اور اپنے ہر عمل کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنا۔ اور پھر جب یہ حالت ہوگی تو تیسری حالت مومن کی حَامِدُون کی ہے یعنی حمد کرنے والے۔ جیسے بھی حالات ہوں، اچھے یا برے، سفر میں ہو یا حضر میں ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد اس کی زبان پر ہوگی۔ اور پھر ایک مومن کو یہ خوشخبری دی کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کرو تو تمہارے دین و دنیا سنور جائیں گے۔ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے۔ جو سفر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور نیکیاں پھیلانے کی غرض سے کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

اور پھر پانچویں بات یہ بیان فرمائی کہ اُن مومنین کو خوشخبری ہے جو رکوع کرنے والے ہیں۔ ہم نماز پڑھتے ہیں ہر رکعت میں رکوع کرتے ہیں لیکن حقیقی رکوع وہ ہے جس میں جسم بھی اور روح بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے۔ جسم کا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ جب اس سوچ کے ساتھ رکوع ہوگا تو یہ حالت یقیناً میری رضا کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔ پھر سجدہ کرنے والوں کو خوشخبری ہے۔ سجدہ انسان نماز میں کرتا ہے۔ یہ انتہائی عاجزی کی حالت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سجدے حقیقی سجدے ہونے چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ جس طرح مرغی دانہ کھاتے ہوئے بار بار اپنی چونچ زمین پر مارتی ہے ایسے سجدے ہوں بلکہ عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سجدے کی حالت میں انسان خدا تعالیٰ کے انتہائی قریب ہوتا ہے اس لئے کہ اب اس نے اپنے نفس کو ختم کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈال دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی نفس کشی کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔ اب یہ مقام حاصل کرنے کے بعد بندے کا یہی کام ہے کہ ان نیکیوں سے جو مقام اسے حاصل ہوا ہے اسے اپنے تک ہی محدود نہ رکھے بلکہ ان نیکیوں کو پھیلائے۔ دوسروں کو بھی اس مقام کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرے۔ برائیوں کے خلاف جہاد کرے۔ اپنی برائیاں صاف کرنے کے بعد دنیا کو بھی بتائے کہ کون کون سی باتیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کو دور کر دیتی ہیں۔ بلکہ ان برائیوں کی وجہ سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہونے کی بجائے شیطان کی گود میں چلا جاتا ہے۔ پس یہ نیکیاں حاصل کرنا، ان نیکیوں کو حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور ان نیکیوں کو پھیلانے کے لئے سفر کرنا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ حالت میرے بندوں کی ہو جائے تو اس کے لئے خوشخبری ہے اور ایسی خوشخبری ہے کہ وہ آئندہ خوشخبریاں دیتی چلی جائے گی۔ اللہ کرے کہ ہمارے حضر بھی اور ہمارے سفر بھی نیکیاں پھیلانے، نیکیاں کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہوں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کے انعامات حاصل کرنے والے ہوں۔

دو تین دن تک انشاء اللہ تعالیٰ مَیں بھی ایک سفر شروع کرنے والا ہوں جو مغربی افریقہ کے تین ممالک کا ہے یعنی گھانا، بینن اور نائیجیریا کا۔ ان ملکوں کے پروگرام خلافت جوبلی کے حوالے سے پہلے پروگرام ہیں جن میں مَیں شامل ہونے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ۔ اب اس کے ساتھ ہی مختلف ممالک میں پروگرام ہونے ہیں۔ بعض ملکوں میں مَیں شامل ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ سال تقریباً اس لحاظ سے مصروفیت اور سفر کا سال ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ پر بارشیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں وہ ہماری عبادتوں کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، ہماری عاجزی کے معیار بھی بڑھانے والی ہوں، نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی طرف ہم پہلے سے زیادہ توجہ دینے والے ہوں اور خاص طور پر میرا ہر سفر اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت لئے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ دوران سفر بھی حافظ و ناصر ہو اور جس جگہ پہنچیں وہاں بھی اپنی قدرت کے خاص نظارے دکھائے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال نہ ہو تو نہ ہم خود اپنے اندر نیکی قائم کر سکتے ہیں نہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کر سکتے ہیں۔ نہ ہی یہ سفر خوشخبریاں دلانے والے بن سکتے ہیں۔ پس اُس کے فضل کے حصول کے لئے اس کے آگے جھکنا ہی ہماری کوششوں کا بہترین پھل لانے کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی فرمائے اور قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے سفر شروع کرنے سے پہلے قرآن کریم میں بعض دعائیں بھی سکھائی ہیں جو نہ صرف آرام دہ سفر کا ذریعہ بنتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات بھی بڑھاتی ہیں اور آنحضرت ﷺ ہر سفر شروع کرنے سے پہلے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۔ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف:14-15) سواریوں کا ذکر چل رہا ہے۔ پھر فرمایا تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھ سکو، پھر جب تم ان پر اچھی طرح قرار پکڑ لو تو اپنے ربّ کی نعمت کا تذکرہ کرو اور کہو پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اسے زیرنگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

آج کل کے زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا، اپنے وعدے کے مطابق ایسی سواریاں بھی مہیا فرما دیں جو آسانی سے اور کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اگر انسان اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اس کی تسبیح کرے کہ مَیں حقیقی رنگ میں رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا ہو جاؤں اور ان میں شامل ہو جاؤں اور ان میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والا بن جاؤں تو ہر سفر اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والا سفر ہوگا۔

میرے لئے دعا کریں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ میرا ہر سفر اس جذبے اور روح کے ساتھ ہو۔ جب تمام جماعت کی دعاؤں کا دھارا ایک طرف چل رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل پھر کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور پھر بڑھ کر ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور انہیں قبول بھی فرمائے اور ہم ہر قدم پر اس کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے، پردہ پوشی فرمائے۔ ہماری کوئی غلطی، کوئی کمزوری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم سے دُور لے جانے والی نہ ہو۔

اس وقت مَیں سفر سے متعلق چند احادیث بھی بیان کروں گا جن میں آنحضرت ﷺ نے نصائح بھی فرمائی ہیں، رہنمائی بھی فرمائی ہے، سفر کرنے والوں کو دعائیں بھی دی ہیں تاکہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائیں۔

آنحضرت ﷺ سفر کرنے سے پہلے، سفر کرنے والوں کو کس طرح دعا دے کر رخصت فرمایا کرتے تھے، اس بارے میں روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبی! مَیں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کب، اس نے کہا کل انشاء اللہ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے فرمایا فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهٖ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ اَيْنَ مَا تَوَفَّيْتَ وَاَيْنَ مَا تَوَجَّهْتَ تو اللہ کی حفاظت میں اور اس کے پہلو میں رہے اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زاد راہ بنائے اور تیرے لئے تیرے گناہ بخشے اور خیر کی طرف ہی تجھے پھیرے جہاں کا بھی تو ارادہ کرے یا جہاں بھی تو رخ کرے۔

سفر کرنے سے پہلے آپؐ کا اپنا عمل کیا تھا۔ اس بارے میں بعض روایات پیش کرتا ہوں۔ سفروں میں کامیابی کے لئے اور شکرگزاری کے لئے یہی اسوہ ہے جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ بنے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے تو وہاں سے اُس وقت تک کوچ نہ فرماتے جب تک دو رکعت نماز نہ ادا فرما لیتے۔ جب کسی مقام کو چھوڑتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے۔

پھر سفر شروع کرنے اور اس کے اختتام پر صدقات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ہر وقت صدقہ و خیرات کرتے رہتے تھے لیکن اس حوالے سے جانوروں کی قربانی کا ذکر ملتا ہے۔ جانور قربان کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب حج یا عمرے سے یا غزوہ سے واپسی پر کسی گھاٹی یا ٹیلے سے گزرتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ پڑھتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے تمام حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام گروہوں کو شکست دی۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیرباب التکبیراذا علا شرفا حدیث نمبر 2995)

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سے ہماری زندگیوں میں بھی سچ کر دکھاتا رہے اور ہماری کوئی کمزوریاں ان کو دُور لے جانے والی نہ بنیں اور دنیا میں ہم جلد سے جلد آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔

پھر آپؐ نے ایک یہ نصیحت فرمائی، حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی کسی مقام پر پڑاؤ کرے تو یہ کہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے مَیں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔ تو اس جگہ سے کوچ کرنے کے وقت تک (یعنی وہ جگہ چھوڑنے کے وقت تک) کوئی بھی چیز اسے وہاں تکلیف نہیں پہنچائے گی۔

(سنن الدارمی کتاب الاستئذان باب ما یقول اذا نزل منزلا۔حدیث نمبر 2682)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جو قبول ہوتی ہیں اور ان کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔

پس مسافروں کو سفر کے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے بجائے اس کے کہ سارا وقت فضول باتوں میں ضائع کیا جائے، دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور محض اور محض اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے۔

پھر آپؐ کی ایک دعا ایک روایت میں آتی ہے۔ حضرت صہیبؓ جو نبی کریم ﷺ کے صحابیؓ تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی ایسی بستی کو دیکھتے جس میں آپؐ کے جانے کا ارادہ ہو تو آپؐ یہ دعا کرتے اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے ان کے ربّ، سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے ربّ، شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے ربّ، ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں، ان کے ربّ، ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں اور اس کی خیر اور بھلائی چاہتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(مستدرک علی الصحیحین ۔جلد نمبر 2 کتاب المناسک ۔حدیث نمبر 1668۔ ایڈیشن 2002ء)

سفر شروع کرتے وقت کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی دعا آپؐ نے ہمیں بتائی، حضرت عبداللہ بن سَرْجِسْ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَالْکَوْرِ ۔ وَدَعْوَۃِالْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔ (سنن ابن ماجہ۔ باب الدعاء ۔باب ما یدعوبہ الرجل اذاسافر۔حدیث نمبر 3888)

اے اللہ مَیں سفر کی مشکلات سے اور سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی دعا سے اور گھر میں اور مال میں برے نظارے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

پھر روایت میں ہے حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل تھا کہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ مَیں گمراہ ہو جاؤں یا مَیں پھسل جاؤں یا مَیں ظلم کروں یا میرے پہ ظلم کیا جائے یا میں جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کا سلوک کیا جائے۔

(سنن ابن ماجہ۔ باب الدعاء ۔ باب ما یدعو بہ الرجل اذ اخرج من بیتہ حدیث نمبر 3884)

پھر سفر شروع کرتے وقت آنحضرت ﷺ کی بعض دعاؤں کا اگلی روایت میں ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر اپنی انگلی کے اشارے سے کہتے کہ اے اللہ! تُو ہی سفر میں اصل ساتھی ہے اور تو ہی گھر والوں میں اصل جانشین ہے۔ اے اللہ اپنی خیر خواہی کے ساتھ تو ہمیں لے کر جا اور ہمیں اپنے ذمہ میں ہی واپس لانا (اپنی پناہ میں ہی واپس لانا)۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ اے اللہ! مَیں سفر کی تکلیف اور مشقت سے اور سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات با ب مایقول اذا خرج مسافر ا۔ حدیث نمبر 3438)

پھر ایک روایت میں ذکر ہے۔ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر نکلتے وقت ایک سواری پر جب اچھی طرح بیٹھ جاتے تو آپؐ تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر آپ پڑھتے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے سواری کو مسخر کیا یعنی وہی قرآن کریم کی دعا ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن (الزخرف:14-15) کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے سواری کو مسخر کیا اور ہماری طاقت میں نہیں تھا کہ اس پر قابو پا سکیں اور اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم تیری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہیں۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ طلب کرتا ہوں اور ایسا عمل جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ اے اللہ! اس کی دُوری کو ہمارے لئے لپیٹ دے، اے اللہ تُو ہی اس سفر میں اصل ساتھی ہے اور گھر والوں اور مال میں تو ہی اصل جانشین ہے۔ اور جب آنحضرت ﷺ سفر سے لوٹتے تو یہ کلمات ادا کرتے اور یہ الفاظ زیادہ کہتے کہ ہم واپس آنے والے ہیں۔ ہم توبہ کرنے والے ہیں، ہم عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے ربّ کی تعریف بیان کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے روایت میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی چڑھائی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہتے اور اترتے وقت سبحان اللہ کہتے۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الجہاد۔ باب ما یقول الرجل اذا سافر حدیث نمبر 2599)

ہم بھی آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی ان دعاؤں کے ساتھ ہی اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان الفاظ کی برکت سے جو اس کے پیارے نبی ﷺ کے منہ سے نکلے، ہمارے سفروں میں بھی آسانی پیدا کر دے۔ ان میں برکت ڈالے اور خیریت سے اُن برکات کو ہم سمیٹتے ہوئے واپس لوٹیں۔ وہ برکات جو ہمیں ملیں وہ ایسی برکات ہوں جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہوں اور جن جن ملکوں میں جائیں، جن جن جماعتوں میں جائیں یا جہاں جہاں بھی یہ پروگرام ہو رہے ہیں، ہر جگہ ان برکات کا اظہار نظر آتا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن جلد دکھائے جب اس کی توحید کا جھنڈا تمام دنیا میں ہم لہراتا ہوا دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محسن انسانیتؐ کے حسن کو ہم بڑی شان و شوکت کے ساتھ تمام دنیا میں چمکتا ہوا دیکھیں۔

ضمناً میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں جو باقیوں کے لئے تو ضمناً ہے لیکن جرمنی کی لجنہ کے لئے اہم بات ہے اور اس سفر کی وجہ سے مجھے اس کا خیال زیادہ آیا کہ جرمنی کی لجنہ یہ سن کر مزید بے چین ہو گی کہ دنیا میں اس سال جلسے ہو رہے ہیں اور جوبلی کے حوالے سے بڑے اہم جلسے ہیں اور شاید ان سے محروم رہنا پڑے کیونکہ گزشتہ سال ان کے جلسے میں پوری طرح ڈسپلن نہ ہونے کی وجہ سے مَیں نے کہا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال تمہارا جلسہ نہ کیا جائے جب تک اپنی اصلاح نہیں کر لیتے۔ اس کے بعد مجھے بے شمار خط عورتوں کے، بچیوں کے، لڑکیوں کے آئے کہ ہمیں معاف کر دیں آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسی بدانتظامی نہیں ہوگی۔ بلکہ لجنہ جرمنی کی ہمدردی میں دوسرے ملکوں کی لجنہ کی ممبرات کے خطوط آئے کہ انہیں جلسے سے محروم نہ کریں بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ سب سے پہلے جرمنی کی بجائے پاکستان سے معافی کا خط آیا تھا۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا وہ تو ایک اصلاحی قدم تھا۔ لجنہ جرمنی کا نیشنل اجتماع بھی اسی لئے نہیں کیا گیا کہ پہلے چھوٹے پیمانے پر اجتماعات کر کے جلسے کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کریں، عورتوں کو آگاہ کریں۔ اور اس

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کا بڑا مثبت نتیجہ نکلا ہے۔ الحمدللہ کہ میری اطلاع کے مطابق وہاں ایک انقلابی تبدیلی اکثریت میں پیدا ہوئی ہے۔ مجھے جو خطوط آئے ان میں بھی توبہ واستغفار کی طرف خاص توجہ تھی اور اخلاص ووفا کا اظہار ایسا تھا کہ آج اس مادی دور میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی نظر آ سکتا ہے کہ دنیاوی چیزوں کے لئے نہیں بلکہ دین کی خاطر اس طرح درد سے کوشش ہو رہی ہو، بچیوں، لڑکیوں عورتوں کے خلافت سے محبت کے اور معافی کے خطوط آتے رہے۔ ایک بہن نے لکھا کہ اس کی غیر احمدی افغان واقف تھی۔ اس نے کہا کہ مَیں نے سنا ہے کہ تمہارے خلیفہ تم سے ناراض ہیں اور پھر ساتھ ہی اس کو یہ بھی کہا کہ تم لوگ بڑی بُری عورتیں ہو۔ کہتی ہیں کہ مَیں ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دوں کہ خود ہی وہ غیر احمدی کہنے لگیں کہ شکر کرو تمہاری غلطیوں کی نشاندہی کرنے والا کوئی ہے، صحیح کرنے والا کوئی ہے، جو غلط کام پر سمجھا سکے۔ ہم تو برائیوں میں پھنستے جا رہے ہیں اور ہمیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پابندی نے پورے جرمنی کی لجنہ، ناصرات، بچیوں میں ایک بے چینی کی لہر دوڑا دی تھی اور اس وجہ سے انہوں نے دعائیں بھی کیں اور اپنے اندر تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔ کچھ عرصہ ہوا اسی وجہ سے میرے پاس ان کی رپورٹیں آ رہی تھیں۔ مَیں نے امیر صاحب اور صدر لجنہ کو کہہ دیا تھا کہ خاموشی سے جلسے کی تیاری کرتے رہیں لیکن لگتا ہے کہ ابھی تک بات پہنچی نہیں کیونکہ جلسے کی تیاری تو ہو رہی ہے۔ تو بہرحال یہ بھی اچھی بات ہے کہ واقعی خاموشی سے کام ہو رہا ہے جو دوسروں کو پتہ نہیں لگا۔

اخلاص ووفا کا نمونہ جو لجنہ جرمنی نے اور وہاں کی بچیوں نے دکھایا ہے وہ تو بیان نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ تسلی رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں لجنہ کا، عورتوں کا بھی جلسہ ہوگا انشاء اللہ۔ لیکن اس واقعہ نے جرمنی کی لجنہ کی قدر خاص طور پر میرے دل میں کئی گنا بڑھا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص ووفا کو بڑھاتا رہے اور ہر دم ترقی کرتی رہیں۔

دوبارہ پھر مَیں دعا کی درخواست کرتا ہوں اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے بھی دعا کریں اور میرے دَوروں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولتا چلا جائے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾

جماعت احمدیہ یوگنڈا کی مختلف مساعی کا بابرکت تذکرہ

(عنایت اللہ زاھد۔ امیر ومبلغ انچارج یوگنڈا)

جلسہ یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ یوگنڈا کو نیشنل لیول پر جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منانے کی توفیق ملی۔ قبل ازیں تمام زونل مشنریز کو ہدایت کی گئی کہ تمام زونز میں یہ جلسے منعقد کئے جائیں۔

اسی سلسلہ میں مورخہ 24؍فروری بروز اتوار یہ مبارک جلسہ یوم مصلح موعودؓ صبح گیارہ بجے جنجہ زون میں منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی، پاکیزہ بچپن، عادات وخصائل اور پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور عظیم الشان کارناموں پر تقاریر ہوئیں۔ ان کے علاوہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی عظیم الشان فتوحات وترقیات اور اغراض ومقاصد بیان کئے گئے۔

دوران تقاریر ناصرات اور اطفال نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

یہ مبارک تقریب تین بجے تک جاری رہی۔ آخر پر جلسہ میں شامل بعض غیر از جماعت مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا جس میں 9 زونز کی 22 جماعتوں کے 500 احباب شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

❁❁❁❁❁

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

تربیتی کلاس برائے نومبائعین

جماعت احمدیہ یوگنڈا کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس برائے نومبائعین 15؍فروری تا 2؍مارچ 2008ء نیشنل تربیتی سینٹر (سیٹا۔Seeta) میں منعقد ہوئی۔ کلاس میں 8 زونز کی 22 جماعتوں سے 36 احباب شامل ہوئے۔

تربیتی کلاس کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 16؍فروری بروز ہفتہ خاکسار عنایت اللہ زاہد امیر ومشنری انچارج یوگنڈا نے کیا۔ افتتاحی تقریر میں کلاس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور نومبائعین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کلاس میں وضو اور نماز کا طریق، نماز سادہ، یسرنا القرآن، احادیث مبارکہ اور نماز سے متعلقہ مسائل، بنیادی دینی معلومات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی مختصر سوانح، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی مختصر سوانح۔ نیز بعض فقہی اور اختلافی مسائل (وفات مسیح ناصریؑ، ردّ الوہیت مسیح اور ردّ تثلیث وغیرہ) سکھائے گئے۔

کلاس روزانہ صبح آٹھ بجے سے نماز عصر تک منعقد ہوئی۔ ہر ہفتہ کے روز اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا۔ روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد درس حدیث کا اہتمام بھی تھا۔

دوران کلاس خلافت جوبلی پروگرام کے سلسلہ میں ایک دن اجتماعی روزہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ کلاس میں مکرم رفیع احمد صاحب، مکرم حسن تمزادے صاحب، اور مکرم نوید رشید صاحب مبلغین سلسلہ کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے بعض طلباء نے بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

مورخہ 2؍مارچ کو باقاعدہ اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم آدم حمید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوگنڈا نے مرکز کی نمائندگی کی۔ کلاس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے احباب کو انعامات بھی دئے گئے۔ اس کے علاوہ تمام طلباء کو حوصلہ افزائی کے طور پر کتاب الصلوٰۃ تحفہ کے طور پر دی۔

❁❁❁❁❁

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوگنڈا کو مورخہ 23؍مارچ 2008ء کو مسجد احمدیہ امبالے میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سے قبل بہت سے احباب امبالے پہنچ گئے اس لئے 22؍مارچ کی رات کو نماز مغرب اور عشاء کے بعد مجلس سوال وجواب کا انتظام کیا گیا۔

23؍مارچ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ہلکی بارش کا سلسلہ شروع ہوا اور صبح آٹھ بجے تیز بارش شروع ہوئی اور ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ اس لئے موسم بھی خوشگوار ہو گیا۔

جلسہ کا آغاز خاکسار کی صدارت میں 12 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر حافظ الیاس کساوا صاحب نے کی جس میں انہوں نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے دلنشین انداز میں بیان کیا۔ مکرم شیخ اسماعیل مالا گالا صاحب نے بیعت کی ضرورت واہمیت پر تقریر کی۔

اس جلسہ میں دو تقاریر خلافت کے بارہ میں تھیں۔ مکرم اعجاز احمد نیر صاحب مبلغ سلسلہ نے برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر اور مکرم آدم حمید صاحب نے خلافت احمدیہ کی اہمیت اور افضال الٰہیہ کو بیان کیا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور سورۃ الفیل کے حوالہ سے شان محمدی میں گستاخی کرنے والوں کو متنبہ کیا کہ وہ ایسے کاموں سے رک جائیں۔ ورنہ سورۃ الفیل کا مضمون بتاتا ہے کہ خدا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی غیرت ہے۔

دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں مجموعی طور پر 1042 احباب نے شرکت کی جن میں 46 غیر از جماعت اور 293 نومبائعین تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس جلسہ کی برکات سے نوازے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ:منصب خلافت از صفحہ نمبر 4

جھگڑے ہی ختم نہیں ہوئے مگر پھر بھی کئی سو کی درخواستیں آچکی ہیں جن کا مجھے انتظام کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے کہا ہے کہ یہ سلسلہ خلیفہ کے ذمہ رکھا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریاں دور کرے خواہ وہ جسمانی ہوں یا مالی، ذہنی ہوں یا علمی اور اس کے لئے سامان چاہئے ۔ پس اس کے انتظام کے لئے زکوٰۃ کی مد کا انتظام ہونا ضروری ہے میں نے اس کے انتظام کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ زکوٰۃ سے اس قسم کے اخراجات ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی یہ تجویز میں نے پیش کی تھی۔ پہلے تو مَیں ان سے بے تکلف تھا اور دو دو گھنٹہ تک مباحثہ کرتا رہتا تھا لیکن جب وہ خلیفہ ہوگئے تو کبھی میں ان کے سامنے چوکڑی مار کر بھی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ جاننے والے جانتے ہیں خواہ مجھے تکلیف بھی ہوتی مگر یہ جرأت نہ کرتا اور نہ اونچی آواز سے کلام کرتا۔ کسی ذریعہ سے مَیں نے انہیں کہلا بھیجا تھا کہ زکوٰۃ خلیفہ کے پاس آنی چاہئے۔ کسی زمانہ میں تو عشر آتے تھے اب وہ وقت نہیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اس شخص کو کہا کہ تم مجھے زکوٰۃ دے دیا کرو۔ میرا یہی مذہب ہے اور میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زکوٰتیں خلیفہ کے پاس جمع ہوں۔

پس تمہیں چاہئے کہ اپنی انجمنوں میں زکوٰۃ کے رجسٹر رکھو اور ہر شخص کی آمدنی تشخیص کر کے اس میں درج کرو اور جو لوگ صاحب نصاب ہوں وہ حساب کر کے پوری زکوٰۃ ادا کریں اور وہ براہ راست انجمن مقامی کے رجسٹروں میں درج ہو کر میرے پاس آجائے۔ اس کا باقاعدہ حساب کتاب رہے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جن زکوٰۃ دینے والوں کے بعض رشتہ دار مستحق زکوٰۃ ہوں کہ ان کی مدد زکوٰۃ سے ہوسکتی ہو وہ ایک فہرست اس مطلب کی یہاں بھیج دیں۔ پھر ان کے لئے بھی مناسب مدد یا تو یہاں سے بھیج دی جایا کرے گی یا وہاں ہی سے دے دیئے جانے کا حکم دیا جائے گا۔ بہرحال زکوٰۃ جمع ایک جگہ ہونی چاہئے۔ اور **پھر خلیفہ کے حکم کے ماتحت وہ خرچ ہونی چاہئے۔** مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر باقاعدہ رجسٹر کھولے گئے اور اس کے جمع کرنے میں کوشش کی گئی تو اس مد میں ہزاروں روپیہ جمع ہوسکتا ہے بلکہ میرا یقین ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں لاکھ سے بھی زیادہ آمدنی ہوسکتی ہے۔ اس طرف زور سے توجہ ہو۔ میں یہ کروں گا کہ مسئلہ زکوٰۃ پر ایک ٹریکٹ لکھوا کر شائع کردوں گا جس میں زکوٰۃ کے تمام احکام ہوں گے مگر آپ کا یہ کام ہے کہ زکوٰۃ کے لئے باقاعدہ رجسٹر کھول دیں اور نہایت احتیاط اور کوشش سے زکوٰۃ جمع کریں اور وہ زکوٰۃ باقاعدہ میرے پاس آنی چاہئے۔ یہ ایک تجویز ہے۔

ترقی تعلیم

مَیں نے بتایا تھا کہ یُزَکِّیْهِمْ کے معنوں میں اُبھارنا اور بڑھانا بھی داخل ہے اور اس کے مفہوم میں قومی ترقی داخل ہے اور اس ترقی میں علمی ترقی بھی شامل ہے اور اسی میں انگریزی مدرسہ، اشاعت اسلام وغیرہما امور آجاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میرا خیال ہے کہ ایک مدرسہ کافی نہیں ہے جو یہاں کھولا ہوا ہے۔ اس مرکزی سکول کے علاوہ ضرورت ہے کہ مختلف مقامات پر مدرسے کھولے جائیں۔ زمیندار اس مدرسہ میں لڑکے کہاں بھیج سکتے ہیں۔ زمینداروں کی تعلیم بھی تو مجھ پر فرض ہے۔ پس میری یہ رائے ہے کہ جہاں جہاں بڑی بڑی جماعت ہے وہاں سردست پرائمری سکول کھولے جائیں۔ ایسے مدارس یہاں کے مرکزی سکول کے ماتحت ہوں گے۔

ایسا ہونا چاہئے کہ **جماعت کا کوئی فرد عورت ہو یا مرد باقی نہ رہے جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔** صحابہؓ نے تعلیم کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ جنگ کے قیدیوں کا فدیہ آزادی یہ مقرر فرمایا ہے کہ وہ مسلمان بچوں کو تعلیم دیں۔ میں جب دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فضل لے کر آئے تھے تو جوش محبت سے روح بھر جاتی ہے۔ آپؐ نے کوئی بات نہیں چھوڑی۔ ہر معاملہ میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی نقش قدم پر چل کر ہر ایسے امر کی طرف توجہ دلائی ہے جو کسی بھی پہلو سے مفید ہوسکتا ہو۔

غرض عام تعلیم کی ترقی کے لئے سردست پرائمری سکول کھولے جائیں۔ ان تمام مدارس میں قرآن مجید پڑھایا جائے اور عملی دین سکھایا جائے۔ نماز کی پابندی کرائی جائے۔ مومن کسی معاملہ میں پیچھے نہیں رہتا۔ پس تعلیم عامہ کے معاملہ میں ہمیں جماعت کو پیچھے نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس مقصد کے ماتحت پرائمری سکول کھولے جائیں تو گورنمنٹ سے بھی مدد مل سکتی ہے۔

جماعت کی دنیوی ترقی

تعلیم کے سوال کے ساتھ ہی یہ بھی قابل غور ہے کہ جماعت کی دنیوی ترقی ہو۔ ان کو فقر اور سوال سے بچایا جائے۔ **جو واعظین تبلیغ اور تعلیم شرائع کے لئے جائیں ان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ جماعت کی مادی ترقی کا بھی خیال رکھیں** اور جہاں رپورٹ کرتے رہیں کہ احمدی سست تو نہیں اگر کسی جگہ کوئی شخص سست پایا جائے تو اس کو کاروبار کی طرف متوجہ کیا جائے۔ مختلف حرفتوں اور صنعتوں کی طرف انہیں متوجہ کیا جائے۔ اس قسم کی باقاعدہ اطلاعیں جب ملتی رہیں گی تو جماعت کی اصلاح حال کی کوشش اور تدبیر ہوسکے گی۔

جب مَیں نے ان باتوں پر غور کیا تو مَیں نے دیکھا کہ یہ بہت بڑا میدان ہے۔ مَیں نے غور کیا تو ڈر گیا کہ باتیں تو بہت کیں اگر عمل میں سستی ہو تو پھر کیا ہوگا۔ اور دوسری طرف خیال آیا کہ اگر چستی ہو تو پھر اور قسم کی مشکلات ہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ چل پھر کر خوب واقفیت پیدا کر لیتے تھے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کا قصور تھا وہ جھوٹے ہیں۔ حضرت عثمان بہت بوڑھے تھے اور چل پھر کر وہ کام نہیں کرسکتے تھے جو حضرت عمرؓ کر لیتے تھے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں جس خدا نے یہ امور اصلاح جماعت کے لئے میرے دل میں ڈالے ہیں وہی مجھے توفیق بھی دے دے گا۔ مجھے دے گا تو میرے ساتھ والوں کو بھی دے گا۔

غرض دنیوی ترقی کیلئے مدارس قائم کئے جائیں اور واعظین اپنے دوروں میں اس امر کو خصوصیت سے مدنظر رکھیں کہ جماعتیں بڑھ رہی ہیں یا گھٹ رہی ہیں اور تعلیمی اور دنیوی حالت میں کیا ترقی ہورہی ہے؟ عملی پابندیوں میں جماعت کی کیسی حالت ہے؟ باہم اخوت اور محبت کے لحاظ سے وہ کس قدر ترقی کر رہے ہیں؟ ان میں باہم نزاعیں اور جھگڑے تو نہیں۔ یہ تمام امور ہیں جن پر واعظوں کو نظر رکھنی ہوگی اور اس کے متعلق مفصل رپورٹیں میرے پاس آتی رہیں۔

کالج کی ضرورت

جب مختلف مقامات پر مدرسے کھولے جائیں گے تو اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہمارا اپنا ایک کالج ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بھی یہ خواہش تھی۔ کالج ہی کے دنوں میں کیریکٹر بنتا ہے۔ سکول لائف میں تو چال چلن کا ایک خاکہ کھینچا جاتا ہے اس پر دوبارہ سیاہی کالج لائف ہی میں ہوتی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کی زندگیوں کو مفید اور مؤثر بنانے کیلئے اپنا ایک کالج بنائیں۔ پس تم اس بات کو مدنظر رکھو۔ میں بھی غور کر رہا ہوں۔ یہ خلیفہ کے کام ہیں جن کو میں نے مختصراً بیان کیا ہے ان کو کھول کر دیکھو اور ان کے مختلف حصوں پر غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ انجمن کی کیا حقیقت ہے؟ اور خلیفہ کی کیا؟ میں یہ بڑے زور سے کہتا ہوں کہ نہ کوئی انجمن اس قسم کی ہے اور نہ ایسا دعویٰ کرسکتی ہے، نہ ہوسکتی ہے، نہ خدا نے کبھی کوئی انجمن بھیجی۔

انجمن اور خلیفہ کی بحث

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے انجمن کا حق غصب کرلیا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ لوگ شیعہ ہیں۔ میں جب ان باتوں کو سنتا ہوں تو مجھے افسوس آتا ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا۔ کہتے ہیں بیٹے کو خلافت کیوں مل گئی؟ میں حیران ہوں کہ کیا کسی ولی یا نبی کا بیٹا ہونا ایسا ناقابل عفو جرم ہے کہ اس کو کوئی حصہ خدا کے فضل سے نہ ملے اور کوئی عہدہ وہ نہ پائے؟ اگر یہ درست ہے تو پھر نعوذ باللہ کسی ولی یا نبی کا بیٹا ہونا تو ایک لعنت ہوئی برکت نہ ہوئی۔ پھر انبیاء علیہم السلام اولاد کی خواہش یونہی کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی اولاد کی پیشگوئی نعوذ باللہ لغو کی۔ اور خدا تعالیٰ نے مسیح موعود سے جو وعدے کئے وہ برکت کے وعدے نہ تھے (نعوذ باللہ من ذالک)۔ اور اگر یہ پیر پرستی کا الزام نہ آئے پھر احترام اور عزت وتکریم کے دعوے کس حد تک درست سمجھے جائیں۔

یہ شرم کرنے کا مقام ہے۔ سوچو اور غور کرو۔ میں تمہیں کھول کر کہتا ہوں کہ میرے دل میں یہ خواہش نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ پھر اگر تم نے مجھے گندہ سمجھ کر میری بیعت کی ہے تو یاد رکھو تم ضرور پیر پرست ہو۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں پکڑ کر جھکا دیا ہے تو پھر کسی کو کیا؟

یہ کہنا کہ مَیں نے انجمن کا حق غصب کرلیا ہے بہت بڑا بول ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ مَیں تیری ساری خواہشوں کو پورا کروں گا۔ اب ان لوگوں کے خیال کے موافق تو حضرت صاحب کا منشاء اور خواہش تو یہ تھی کہ انجمن ہی وارث ہے اور خلیفہ ان کے خیال میں بھی نہ تھا تو اب بتاؤ کہ کیا اس بات کے کہنے سے تم اپنے قول سے یہ ثابت نہیں کر رہے کہ نعوذ باللہ خدا نے ان کے منشاء کو پورا نہ ہونے دیا۔

سوچ کر بتاؤ کہ شیعہ کون ہوئے؟ شیعہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء تھا کہ حضرت علیؓ خلیفہ ہوں۔ آپ کے خیال و وہم میں بھی نہ تھا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان رضی اللہ عنہم خلیفہ ہوں۔ تو جیسے ان کے اعتقاد کے موافق مسئلہ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کو لوگوں نے بدل دیا اسی طرح یہاں بھی ہوا۔ افسوس! کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی عزت اور عظمت تمہارے دلوں میں ہے کہ تم قرار دیتے ہو کہ وہ اپنے منشاء میں نعوذ باللہ ناکام رہے۔ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو۔

پھر ایک تحریر لئے پھرتے ہیں اور اس کے فوٹو چھپوا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی وہی شیعہ والے قرطاس کے اعتراض کا نمونہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے قرطاس نہ لانے دیا۔ اگر قرطاس آجاتا تو ضرور حضرت علیؓ کی خلافت کا فیصلہ کر جاتے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ افسوس قرطاس لکھ کر بھی دے گئے پھر بھی کوئی نہیں مانتا۔ بتاؤ شیعہ کون ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ وہ قرطاس ہوتا تو کیا بنتا۔ وہی کچھ ہونا تھا جو ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لکھایا اور شیعہ کو خلیفہ ثانی پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ یہاں مسیح موعود نے لکھ کر دیا اور اب اس کے ذریعہ اس کے خلیفہ ثانی پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ مسیح موعود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر اعتراض ہوتے ہیں ان کو دور کرنے آئے تھے جیسے مثلاً اعتراض ہوتا تھا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے مگر حضرت مسیح موعودؑ نے آکر دکھا دیا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا بلکہ وہ اپنی روشن تعلیمات اور نشانات کے ذریعہ پھیلا ہے۔ اسی طرح قرطاس کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ سن لو! خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں قرطاس کی کیا حقیقت ہوتی ہے؟ اور میں یہ بھی تمہیں کھول کر سناتا ہوں کہ قرطاس منشاءِ الٰہی کے خلاف بھی نہیں ہوسکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے تھے کہ ایک شیعہ ہمارے استاد صاحب کے پاس آیا اور ایک حدیث کی کتاب کھول کر ان کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے پڑھ کر پوچھا کیا ہے۔ شیعہ نے کہا کہ منشاء رسالت پناہی حضرت علی کی خلافت کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے تھے میرے اُستاد صاحب نے نہایت متانت سے جواب دیا ہاں منشاء رسالت پناہی تو تھا مگر منشاء الٰہی اس کے خلاف تھا اس لئے وہ منشاء پورا نہ ہوسکا۔ میں اس قرطاس کے متعلق پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی کہے تو یہ جواب دوں گا کہ حقیقۃ الوحی میں ایک جانشین کا وعدہ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا۔ خَلِیْفَۃٌ مِنْ خُلَفَآئِہٖ۔ پس غصب کی پکار بالکل بیہودہ اور عبث ہے۔ حضرت صاحب کو الہام ہوا تھا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را

ایک شریف آدمی بھی امانت میں خیانت نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعودؑ سے تو اللہ تعالیٰ نے خود یہ دُعا کرائی۔ پھر کیا تم سمجھتے ہو کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے خیانت کی؟ توبہ کرو، توبہ کرو۔

حضرت مسیح موعود کا اتنا توکل کہ وفات کے قریب یہ الہام ہوتا ہے پھر خدا نے نعوذ باللہ یہ عجیب کام کیا کہ امانت غیر حقدار کو دیدی۔ خدا تعالیٰ نے خلیفہ مقرر کر کے دکھا دیا کہ سپردم بتو مایۂ خویش را کے الہام کے موافق کیا ضروری تھا؟

پھر مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا خدا (نعوذ باللہ)

گمراہی کرواتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ تو اپنے مرسلوں اور خلفاء کواس لئے بھیجتا ہے کہ وہ دُنیا کو پاک کریں۔اس لئے انبیاء کی جماعت ضلالت پر قائم نہیں ہوتی۔اگر مسیح موعودؑ نے ایسی گندی جماعت پیدا کی جو ضلالت پر اکٹھی ہوگئی تو پھر نعوذ باللہ اپنے منہ سے ان کو جھوٹا قرار دو گے! تقویٰ کرو۔

لیکن اگر مسیح موعود خدا کی طرف سے تھے اور ضرور تھے پھر یاد رکھو کہ یہ جماعت ضلالت پر اکٹھی نہیں ہوسکتی۔قرآن شریف کو کوئی مسیح توڑ نہیں سکتا۔میرا یقین ہے کہ کوئی مسیح ایسا نہیں آسکتا۔جو آئے گا قرآن کا خادم ہوکر آئے گا ،اس پر حاکم ہوکر نہیں۔ یہی حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ تھا۔یہی شرح ہے آپ کے اس قول کی ’’وہ ہے میں چیز کیا ہوں‘‘۔

یہ تو دشمن پر حجت ہے۔ مسیح موعود قرآن کریم کی حقانیت ثابت کرنے کو آیا تھا۔اسے نعوذ باللہ باطل کرنے نہیں آیا تھا۔اس نے اپنے کام سے دکھا دیا کہ وہ قرآن مجید کا غلبہ ثابت کرنے کے لئے آیا تھا۔

قرآن مجید میں فرمایا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (سورة آل عمران آیت 160)

طریق حکومت کیا ہونا چاہئے

پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ کا طریق حکومت کیا ہو؟ خدا تعالیٰ نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے تمہیں ضرورت نہیں کہ تم خلیفہ کے قواعد اور شرائط تجویز کرو یا اس کے فرائض بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں،قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ایک مجلس شوریٰ قائم کرو اُن سے مشورہ لے کر غور کرو۔ پھر دُعا کرو جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کردے اس پر قائم ہو جاؤ خواہ وہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کرلو تو اللہ پر توکل کرو۔ گویا ڈرو نہیں۔اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید اور نصرت کرے گا اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خدا تعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ حضرت صاحب نے جو مصلح موعود کے متعلق فرمایا ہے۔’’ وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا‘‘۔اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ متوکلین کو محبوب رکھتا ہے۔جو ڈرتا ہے وہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔اسے تو گویا حکومت کی خواہش ہے کہ ایسا نہ ہو میں کسی آدمی کے خلاف کروں تو وہ ناراض ہو جائے۔ ایسا شخص تو مشرک ہوتا ہے اور یہ ایک لعنت ہے۔خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے ۔جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں موحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔

اگر نبی کو ایک شخص بھی نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے۔اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے۔کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہی فرع کا ہے۔خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو وہ خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دُنیا اس کی دشمن ہو۔اس آیت مشورہ میں کیا لطیف حکم ہے۔

اس مشورہ کا کیا فائدہ جس پر عمل نہیں کرنا

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر مشورہ لے کر اس پر عمل کرنا ضروری نہیں تو اس مشورہ کا کیا فائدہ ہے وہ تو ایک لغو کام بن جاتا ہے اور انبیاء اور اولیاء کی شان کے خلاف ہے کہ کوئی لغو کام کریں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مشورہ لغو نہیں بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک بات سوچتا ہے دوسرے کو اس سے بہتر سوجھ جاتی ہے۔پس مشورہ سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مختلف لوگوں کے خیالات سن کر بہتر رائے قائم کرنے کا انسان کو موقعہ ملتا ہے۔ جب ایک آدمی چند آدمیوں سے رائے پوچھتا ہے تو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایسی تدبیر بتا دیتا ہے جو اسے نہیں معلوم تھی۔ جیسا کہ عام طور پر لوگ اپنے دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں کیا پھر اسے ضرور مان بھی لیا کرتے ہیں۔ پھر اگر مانتے نہیں تو کیوں پوچھتے ہیں؟ اس لئے کہ شاید کوئی بہتر بات معلوم ہو۔ پس مشورہ سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس پر ضرور کاربند ہوں بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ ممکن ہے بہت سے لوگوں کے خیالات سن کر کوئی اور مفید بات معلوم ہوسکے۔اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ میں مشورہ لینے والا مخاطب ہے۔ اگر فیصلہ مجلس شوریٰ کا ہوتا تو یوں حکم ہوتا کہ فَاِذَا عَزَمْتُمْ فَتَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ۔ اگر تم سب لوگ ایک بات پر قائم ہو جاؤ تو اللہ پر توکل کرکے کام شروع کردو۔ مگر یہاں صرف اس مشورہ کرنے والے کو کہا کہ تو جس بات پر قائم ہو جائے اسے توکلاً علی اللہ شروع کردے۔ دوسرے یہاں کسی کثرت رائے کا ذکر ہی نہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ لوگوں سے مشورہ لے۔ یہ نہیں کہا کہ ان کی کثرت دیکھ اور جس پر کثرت ہو اس کی مان لے۔ یہ تو لوگ اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں۔قرآن کریم میں کہیں نہیں کہ پھر ووٹ لئے جائیں اور جس طرف کثرت ہو اس رائے کے مطابق عمل کرے۔ بلکہ یوں فرمایا ہے کہ لوگوں سے پوچھ۔ مختلف مشوروں کو سن کر جس بات کا تو قصد کرے (عَزَمْتَ کے معنے ہیں جس بات کا تو پختہ ارادہ کرے) اس پر عمل کر اور کسی سے نہ ڈر بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کر۔

عجیب نکتہ

شَاوِرْهُمْ کے لفظ پر غور کرو۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشورہ لینے والا ایک ہے دو بھی نہیں۔ اور جن سے مشورہ لینا ہے وہ بہر حال تین یا تین سے زیادہ ہوں۔ پھر وہ اس مشورہ پر غور کرے۔ پھر حکم ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔جس بات پر عزم کرے اس کو پورا کرے اور کسی کی پرواہ نہ کرے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس عزم کی خوب نظیر ملتی ہے۔ جب لوگ مرتد ہونے لگے تو مشورہ دیا گیا کہ آپ اس لشکر کو روک لیں جو اسامہؓ کے زیر کمانڈ جانے والا تھا۔مگر انہوں نے جواب دیا کہ جو لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے میں اسے واپس نہیں کرسکتا۔ابوقحافہ کے بیٹے کی طاقت نہیں کہ ایسا کرسکے۔ پھر بعض کو رکھ بھی لیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بھی اسی لشکر میں جارہے تھے ان کو روک لیا گیا۔

پھر زکوٰۃ کے متعلق کہا گیا کہ مرتد ہونے سے بچانے کیلئے ان کو معاف کردو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ باندھنے کی ایک رسّی بھی دیتے تھے تو وہ بھی نہ چھوڑوں گا۔اور اگر تم سب مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ اور مرتدین کے ساتھ جنگل کے درندے بھی مل جائیں تو میں اکیلا ان سب کے ساتھ جنگ کروں گا۔ یہ عزم کا نمونہ ہے۔ پھر کیا ہوا تم جانتے ہو؟ خدا تعالیٰ نے فتوحات کا ایک دروازہ کھول دیا۔ یاد رکھو جب خدا سے انسان ڈرتا ہے تو پھر مخلوق کا رعب اس کے دل پر اثر نہیں کرسکتا۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شرک کا مسئلہ خوب سمجھا دیا ہے۔ ایک رؤیا کے ذریعہ اس کو حل کردیا۔ میں نے دیکھا کہ میں مقبرہ بہشتی میں گیا واپس آتے ایک بڑا سمندر دیکھا جو پہلے نہ تھا۔اس میں ایک کشتی تھی اس میں بیٹھ گیا۔ دو آدمی اور ہیں۔ایک جگہ پہنچ کر کشتی چکر کھانے لگی۔ اس سمندر میں سے ایک سر نمودار ہوا۔اس نے کہا کہ یہاں ایک پیر صاحب کی قبر ہے تم انکے نام ایک رقعہ لکھ کر ڈال دو تا کہ یہ کشتی صحیح سلامت پار نکل جائے۔مَیں نے کہا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ وہ آدمی جو ساتھ ہیں ان میں سے کسی نے کہا کہ جانے دو کیا حرج ہے رقعہ لکھ کر ڈال دو۔ جب بچ جائیں گے تو پھر توبہ کرلیں گے۔مَیں نے کہا ہرگز نہیں ہوگا۔اس پر اس نے چھپ کر خود رقعہ لکھ کر ڈالنا چاہا۔ میں نے دیکھ لیا تو پکڑ کر پھاڑنا چاہا۔وہ چھپاتا تھا آخر اس کشمکش میں سمندر میں گر پڑے مگر مَیں نے وہ رقعہ لے کر پھاڑ ڈالا اور پھر کشتی میں بیٹھ گیا۔تو مَیں نے دیکھا کہ وہ کشتی اس بھنور سے نکل گئی۔ اس کھلی کھلی ہدایت کے بعد میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ اس کی مخلوق سے ڈروں۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ کشتی جس میں میں اب سوار ہوں اس بھنور سے نکل جائے اور مجھے یقین ہے کہ ضرور نکل جائے گی۔

(باقی آئندہ)

MOT

CLASS IV: £45

CLASS VII: £53

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

آئیوری کوسٹ کے سالانہ میلہ میں

جماعت احمدیہ کا بُک سٹال

(رپورٹ :ساجد منور ۔مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو مورخہ 21 تا 23 نومبر 2007ء آئیوری کوسٹ کے ذرائع ابلاغ کے میلہ کے موقع پر بُک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ بکسٹال ’’ہوٹل ایوار‘‘ (Hotel Ivoire) میں ہوا۔اس میلہ میں نیشنل و پرائیوٹ ٹیلی ویژن ،ریڈیو چینلز،اہم اخبارات،ڈاک، ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کی کمپنیاں شامل تھیں۔

اس میلے کا افتتاح مورخہ 21 ؍نومبر کو صبح دس بجے آئیوری کوسٹ کے وزیر برائے ذرائع ابلاغ نے کیا۔

جماعت احمدیہ کے سٹال کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ایک حصہ میں کتب اور دوسرے میں سوال و جواب اور آنے والے مہمانوں سے گفتگو کے لئے مخصوص تھے۔

بکسٹال پر فرنچ کے علاوہ مقامی جولا (Jula) میں قرآن مجید مکمل ترجمہ کے ساتھ اور بھی بہت سی کتب رکھی گئی تھیں۔سٹال میں روزانہ صبح ٹی وی کے ذریعہ تلاوت قرآن کریم سنائی اور دکھائی جاتی رہی۔اس طرح سٹال میں MTA انٹرنیشنل کا بھی اہتمام تھا۔ اور حضور انور کے دورہ گھانا کی ویڈیو فلم دکھائی جاتی رہیں۔

بکسٹال پر تین معلمین کی ڈیوٹی لگائی گئی جو ہر آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ سکیں اور ان کے سوالوں کے جواب دیں۔کل 630 افراد کو جماعتی تعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دئے۔جن افراد نے جماعتی رجسٹر میں اپنے ناموں کا اندراج کروایا ان کی تعداد 157 ہے۔

اس میلہ کے دوران تقریباً اڑھائی ہزار سے زائد افراد میں جماعتی تعارف کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹال پر آنے والوں کی کل تعداد آٹھ ہزار سے دس ہزار تک رہی۔

احمدیہ بکسٹال پر منسٹر برائے ذرائع ابلاغ سمیت متعدد حکومتی عہدیداروں نے بھی وزٹ کیا اور مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے منسٹر صاحب کو فرنچ زبان میں قرآن مجید اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا۔

اس میلہ میں مسلمانوں کی نمائندگی میں صرف ایک ہی سٹال تھا اور وہ جماعت احمدیہ کا سٹال تھا۔متعدد افراد نے ہمارے اس سٹال کی بہت تعریف کی اور اس کوشش کو بہت سراہا۔چنانچہ ایک کالج کے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک گروپ سٹال پر آیا اور کہا کہ آج ہم اتنے بڑے میلے میں کہ جہاں بعض عیسائی گروپ بھی اپنی تبلیغ کررہے ہیں وہاں مسلمانوں کا یہ واحد سٹال کہ جس پر قرآن مجید کی اونچی آواز میں تلاوت لگی ہوئی ہے اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے دیکھ کر انتہائی خوش ہیں۔ اور واقعۃً آپ لوگوں نے اس موقع پر سٹال لگا کر اسلام کی عزت رکھ لی۔

سٹال کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ الحمدللہ۔ ان تین دنوں میں تقریباً ایک لاکھ فرانک سیفا کی کتب فروخت ہوئیں۔احمدیہ بکسٹال کو مقامی چھ بڑی اخباروں نے فوٹو سمیت اور نیشنل ٹی وی نے بھی انٹرویو سمیت نشر کیا۔الحمدللہ

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت آئیوری کوسٹ کی ایسی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کوششوں کو آئندہ آنے والی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے

47 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور شاندار انعقاد

نمائندہ صدر مملکت سیرالیون، وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ، 25 پیراماؤنٹ چیفس، نمائندگان پیراماؤنٹ چیفس، چیفڈم سپیکرز، 200 سے زائد اعلیٰ حکومتی عہدیداران، قبائلی سرداروں، متعدد غیراز جماعت آئمہ کرام اور عیسائی لیڈروں کی شرکت

375 جماعتوں کے 14000 احباب کی جلسہ میں شرکت جن میں 3000 نومبائعین شامل ہیں۔

اخبارات و ٹی وی پر جلسہ کی کوریج۔ بکسٹال پر اسلامی لٹریچر کی فروخت

(رپورٹ: رضوان احمد افضل۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو امسال 8/ تا 10/فروری 2008ء اپنا 47واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جماعتی سال کے آغاز میں ہی حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کی تاریخوں اور افسر جلسہ سالانہ کے نام کی منظوری کے بعد کام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔

افسر جلسہ سالانہ امسال مسٹر ابراہیم جنجوعہ تھے جو کہ طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل ہیں۔ جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے کام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے تقریباً ایک ماہ قبل کام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ امسال جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء نے بھی جلسہ کے انتظامات میں معاونت کی۔

امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم خلیل احمد مبشر صاحب کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا۔ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب کو سیرالیون میں 25 سال خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نے بطور مبلغ سلسلہ اور پھر عرصہ 13 سال امیر و مشنری انچارج سیرالیون خدمات کی توفیق پائی۔ آج کل آپ کینیڈا میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سیکنڈری سکول Bo کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ مورخہ 6 فروری کو ہی جلسہ کے مہمان آنا شروع ہو گئے۔ 7 فروری کو جوق در جوق احمدی گاڑیوں پر بینرز اور پوسٹرز لگائے مختلف اطراف سے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ شہر کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ جلسہ کی وجہ سے سارے شہر میں ایک خاص ماحول بنا ہوا تھا۔ گاڑیوں میں سوار مرد و زن بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے کمپاؤنڈ کی طرف آ رہے تھے۔ اس طرز عمل کا شہر کے مسلمان طبقے پر بہت اچھا اثر ہوا۔

پہلا دن۔ بروز جمعۃ المبارک

9:45 بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مرکزی مہمان مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ نائب امیر اوّل ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔

پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ ہوا۔ صدر مملکت کو دعوت دی گئی تھی لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے اور اپنے نمائندہ کو بھجوایا۔ صدر مملکت کے نمائندہ وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ پہنچے تو ان کا استقبال مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون، مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب، نائب امیر صاحب اوّل اور افسر صاحب جلسہ سالانہ نے کیا۔ وزیر اعلیٰ کی آمد پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ آپ کے ہمراہ بعض دوسرے منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ بھی تشریف لائے۔

مہمانوں کے آنے کے بعد افسر صاحب جلسہ سالانہ نے وزیر اعلیٰ اور ان کے وفد کے علاوہ آنے والے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ اس دوران وقفے وقفے سے فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ ویلکم ایڈریس مسٹر سنوسی ایس دین صاحب نے پیش کیا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا حوالہ دیتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جس کے جھنڈے تلے تمام مذاہب کے لوگ جمع ہو سکتے ہیں۔

محترم امیر صاحب سیرالیون نے مرکزی مہمان کا تعارف کروایا اور سال 2008ء کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سال خلافت جوبلی کا سال ہے۔ یہ سال خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا سال ہے۔ ہمیں اس سال خدا کے حضور شکرانے کے طور پر مزید جھکنا چاہیے اور اپنی عبادتوں میں مزید ترقی کرنی چاہئے اور اپنی اطاعت کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

مرکزی مہمان مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے اہل سیرالیون اور خصوصاً جماعت احمدیہ سیرالیون کو حضور انور ایدہ اللہ کی جانب سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا جس کا احباب جماعت نے نہایت گرم جوشی سے جواب دیا۔ آپ نے سیرالیون کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا بھی ذکر فرمایا۔

صدر مملکت کے نمائندہ کا خطاب

اس کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک بہت ہی منظّم جماعت ہے۔ یہ جماعت خدا کی وحدانیت کے سائے تلے متحد ہے۔ احمدیہ جماعت کے اتحاد کی وجہ ان کی نیکی اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ 1938ء میں جماعت اس ملک میں قائم ہوئی اس وقت سے آج تک جماعت نے اشاعت اسلام، تعلیمی، طبی خدمات اور لوگوں کی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے احمدیہ مسلم ریڈیو اسٹیشن کا ذکر بھی کیا کہ اس کے ذریعہ ایک اچھے معاشرے کی بنیاد پڑ رہی ہے جس میں لوگوں کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ کس طرح پرامن طور پر ملک کی ترقی میں حصہ لینا ہے۔ آپ نے صدر مملکت کی طرف سے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ نئی گورنمنٹ کھلے دل سے جماعت کی ملک میں موجودگی کو پسند کرتی ہے جماعت کو سچا مسلمان فرقہ سمجھتی ہے اور ملک کی ترقی میں برابر حصہ دار سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت چاہتے ہیں کہ جیسا کہ جماعت ملک کی ترقی میں ایک بنیادی حصہ دار ہے جماعت اپنے کاموں میں مزید توسیع کرے تا کہ ہم ملک میں ٹھہراؤ اور بہترین زندگی گزارنے والے بن سکیں۔

آخر پر پیراماؤنٹ چیف آف Bo جو کہ احمدی ہیں نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے اختتامی دعا کروائی۔ اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجلاس میں بہت سے وزراء کے علاوہ مختلف سرکاری افسران، پیراماؤنٹ چیفس، قبائلی سرداروں اور بہت سے معزز لوگوں نے شرکت کی۔

پہلے اجلاس کے بعد مہمان خصوصی نے شاملین جلسہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کی۔ مہمانوں میں بعض عیسائی بھی تھے مگر سب نے نماز جمعہ میں شرکت کی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے دیا۔ آپ نے اسلام کی آزادی مذہب و ضمیر سے متعلق دلکش تعلیمات کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت احسن رنگ میں بیان فرمایا۔ آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت 257 کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق دین میں کوئی جبر نہیں ہے کھلی آزادی کی تعلیم ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ جہاں بھی مسلمانوں نے حکومت کی انہوں نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو پوری مذہبی آزادی دی اس بات کی گواہی غیر مسلم بھی دیتے ہیں۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد بعض معزز وزراء نے خطاب کیا اور سیرالیون کے لئے جماعت کی طبی و تعلیمی خدمات کو سراہا۔

ڈپٹی منسٹر ایجوکیشن نے اپنی تقریر کے بعد دوران سال تعلیمی میدان میں امتیاز پانے والے طلباء اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے سکولوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ امتیاز پانے والوں کو سند امتیاز کے علاوہ نقد انعام بھی دیا گیا۔ انعامات کی تقسیم کے دوران فضا نعروں سے گونجتی رہی۔

اس سیشن میں کل تین تقاریر ہوئیں۔ جن میں مولوی المامی احمد سیسے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور آپ کی صداقت کے دلائل کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن اور حدیث سے متعدد حوالوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے ثبوت میں سورج اور چاند کے گرہن کے بارے میں آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا اور اس کے پورے ہونے کے حوالے دیئے۔

مکرم جمال الدین محمود صاحب نے نظام خلافت کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کا اتحاد اور دنیا کا امن نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ یہ نظام دوسرے دنیاوی نظاموں کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ نظام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی تائید میں بھی اس کا ہاتھ ہے۔

پیراماؤنٹ چیف محمد بانیاں ممبر آف پارلیمنٹ جو کہ خدا کے فضل سے احمدی ہیں اور لندن جلسہ میں بھی ایک دفعہ شمولیت کر چکے ہیں نے دعا اور نصرت الٰہی کے بارے میں تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سورۃ احزاب آیت 36 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں سب سے اہم کام ذکر الٰہی ہے۔ آپ نے کہا کہ میری زندگی کا نچوڑ بھی یہی ہے کہ ذکر الٰہی سب سے بڑھ کر ہے۔ آپ نے کہا کہ بہترین مومن کبھی بھی پانچ نمازوں پر اکتفا نہیں کرے گا بلکہ اس سے بڑھ کر عبادت کی کوشش کرے گا۔

دعا کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

اس دن پہلے اجلاس کا آغاز 9:45 بجے ہوا۔ یہ اجلاس نائب امیر اوّل مکرم ڈاکٹر الحاج ادریس بنگورہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس سیشن میں نیشنل چیئرمین سیرالیون پیپلز پارٹی (اپوزیشن پارٹی) نے بھی شرکت کی اور خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت کی اسلامی اور معاشرتی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور جماعت کی تعلیمی و طبی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سب سے منظّم، فعال اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنے والا اور مدد کرنے والا فرقہ احمدیہ ہے۔ آپ نے ابتدائی مبلغین کی بعض دلچسپ یادوں کو بھی دہرایا جس سے حاضرین جلسہ کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہوئی۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مسٹر جے ایم تائلو نے خلافت راشدہ کے حوالے سے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلفاء راشدہ کے حالات زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ خلفاء کرام کی زندگیاں آنخضرت ﷺ کی اتباع میں گزریں اور قرآن اور حدیث نے ان کی پاکیزہ

زندگیوں پر گواہی دی ہے۔

دوسری تقریر مسٹر ابراہیم سیسے صاحب نے کی آپ نے قدرت ثانیہ کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مستند حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آنے والی خلافت برحق ہے۔ آپ نے آیت استخلاف کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ جہاں بھی اس آیت کی شرائط پوری ہوں گی وہ خلافت کا قیام کرے گا۔ آپ نے رسالہ الوصیت کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے واضح طور پر بتادیا تھا کہ آپ کی وفات کے بعد خلفاء کا سلسلہ شروع ہوگا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قول کے مطابق یہ قدرت ثانیہ تاقیامت رہے گی۔ یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔

مکرم طاہر احمد عابد صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں وضاحت سے بتایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے اس کو کوئی معطل نہیں کرسکتا۔ آپ نے حضرت عثمانؓ نے واقعہ کا حوالہ بھی دیا کہ حضرت محمد ﷺ نے انہیں بتایا تھا کہ خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ لوگ تم سے مطالبہ کریں گے کہ اسے اتار دو مگر تم نے نہیں اتارنی کیونکہ یہ قمیص خدا نے پہنائی ہے۔ خلیفہ بنانے کے عمل کو خدا نے اپنی جانب منسوب کیا ہے اس لئے لوگ خلیفہ کو نہیں اتار سکتے۔

مکرم معلم شیخو الفا کروما نے ”حضرت محمد ﷺ کی آخری زمانے کے بارے میں پیشگوئیاں اور سائنس کی رو سے ان کا مکمل ہونا“ کے عنوان پر بہت سی قرآنی پیشگوئیوں اور حدیث میں درج پیشگوئیوں کو جدید سائنس کی روشنی میں ثابت کیا۔ آپ نے ریل گاڑی، جہاز اور نئے ذرائع آمدورفت کی ایجاد، اونٹ کا معطل ہونا وغیرہ کئی ایک پیشگوئیوں کے بارے میں وضاحت سے بیان کیا۔ دعا کے ساتھ یہ سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس نائب امیر دوم الحاج علیو ایس دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس سیشن میں کل چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر معلم نورالدین سیسے صاحب نے کی۔ آپ نے ”حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالیٰ سے عشق“ کے عنوان پر تقریر کی جس میں آپ نے مختلف واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کا عشق الٰہی واضح کیا۔

دوسری تقریر مسٹر سنوسی ایس دین صاحب نے پیش کی۔ آپ نے ”دس شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر بہت ہی پیارے انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے شرائط کے بارے میں بتایا کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں ہیں بلکہ ان کے ایک ایک لفظ کی جڑیں قرآن مجید میں ملتی ہیں۔ شرائط بیعت میں اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ ہر وہ فرد جو احمدی ہونے کا دعویدار ہے اس پر یہ فرض ہے کہ ان شرائط کی پابندی کرے تب ہی وہ سچا اور پکا احمدی کہلانے کا حقدار ہوسکتا ہے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

مسٹر سانڈی موجے پرنسپل ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول نے خلفاء احمدیت کی زندگیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلفاء کے کارہائے نمایاں کو بھی اختصار سے بیان کیا۔ آپ نے مختلف خلافتوں کے دوران ہونے والے خدا تعالیٰ کے مسلسل انعامات کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔

مسٹر اسماعیل نالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول Bo نے نظام وصیت کا تعارف اور اس کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے رسالہ الوصیت کے مختلف حوالوں سے نظام وصیت میں شامل ہونے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آپ نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ یہ نظام آسمانی نظام ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت اس نظام کی تائید میں ہے۔ وہ لوگ جو اس میں شامل ہوچکے ہیں وہ خوش قسمت لوگ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے طفیل ابدی جنتوں کے وارث بننے والے ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تازہ تحریک کا بھی ذکر کیا کہ ہر جماعت کے 50 فیصد چندہ دہندگان کو جوبلی کے سال میں اس سکیم میں شامل ہونا چاہئے۔

اس آخری تقریر کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرا دن اختتامی اجلاس

یہ اجلاس 10:00 بجے صبح شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارات میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن میں پہلی تقریر مرکزی نمائندہ مکرم محترم خلیل احمد مبشر صاحب نے کی۔ آپ نے ”خلیفہ خدا بناتا ہے“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ برحق خلیفہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ دین کو مضبوطی عطا کر کے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اسے میری تائید حاصل ہے۔ پھر نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں جو غم و خوف کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے دور کر کے خلیفہ سے اپنی محبت ظاہر فرما دیتا ہے۔ مومنین کے دلوں میں خلیفہ کی محبت ڈال دیتا ہے۔ مرکزی نمائندہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کینیڈا کے دورہ کے دوران جماعت کے مخلصین کے حضور انور سے پیار اور محبت کے دلگداز واقعات سنائے جو سامعین کے لئے حضور انور سے محبت و عقیدت میں اضافہ کا موجب بنے۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کی خلافت کے متعلق بیشمار خوابوں اور کشوف کا ذکر کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انتخاب سے قبل ہی لوگوں کو بذریعہ خواب بتا دیا کہ خلافت کا تاج کس کے سر پر ہو گا۔ آپ نے انتخاب کے موقع پر لوگوں کی اطاعت کے نمونوں کا بھی ذکر کیا۔

مولانا صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دوران سال یسرنا القرآن اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں اور مجموعی طور پر بہترین کارکردگی پیش کرنے والے ریجن میں انعامات تقسیم کئے۔ مہمان خصوصی نے اپنی طرف سے بعض عمر رسیدہ احمدیوں کو بھی انعامات دیئے جنہوں نے ادھیڑ عمر میں قرآن مجید پڑھنا سیکھا اور مکمل کیا۔

اختتامی خطاب محترم امیر صاحب سیرالیون نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اطاعت خلیفہ اور اطاعت نظامِ جماعت کے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن و حدیث کے حوالوں سے اس بات کی وضاحت کی کہ اسلام کسی بھی صورت میں اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر بالفرض کسی بات میں اختلاف رائے ہو بھی جائے تو پہلے اطاعت کا ہی حکم ہے بعد میں اپنی بات کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جانے والوں کو آرام کے ساتھ سفر کی تلقین کی۔ آپ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے اس پہلے جلسے کے کامیاب انعقاد پر سب حاضرین کو مبارکباد بھی دی۔ دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

حاضری

جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضری بڑھنے کا جو سلسلہ گزشتہ سال شروع ہوا تھا وہ امسال بھی جاری رہا۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری 12300 سے زائد تھی۔ جبکہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضری 14000 سے زائد رہی جوکہ ایک ریکارڈ ہے۔ یہ بھی صد سالہ خلافت جوبلی کا ایک بابرکت پھل ہے۔ جلسہ میں 12 ریجنز کی 375 جماعتوں نے شرکت کی۔

جلسہ کی بڑی برکت جو گزشتہ سال شروع ہوئی وہ نومبائعین کی بڑی تعداد میں شرکت ہے۔ خدا کے فضل سے اس جلسہ میں 3000 سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں 1200 سے زائد غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ خواتین کے اجلاس کی صدارت آنریبل مکرمہ سیف اللہ موجے ممبر آف پارلیمنٹ جو نیشنل صدر لجنہ ہیں نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد سسٹر سلمہ کالوں نے ”اسلامک میرج“ کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خواتین کو شادی کا اسلامی طریق بتایا۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔

حاجہ نالو نے اپنی تقریر میں شادی کے لئے ساتھی کے چننے کی اسلامی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ مسز کروما نے خواتین کے اسلام میں رول کے بارے میں بتایا۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ خواتین نے دین کے معاملے میں نمایاں کام کئے ہیں۔ لجنہ نے اختتامی خطاب کے لئے مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کو دعوت دی۔ محترم امیر صاحب نے پردہ کے اہتمام کے ساتھ یہ خطاب فرمایا جس میں آپ نے صد سالہ جوبلی کے سال کے حوالے سے بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ آپ نے خلافت کی اہمیت اور برکات کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر محترمہ درّ زریں صاحبہ کی نگرانی میں صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس سیشن کو لجنہ نے اپنے اجتماع کے طور پر بھی منایا۔

مجلس سوال و جواب

جمعہ اور ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب و عشاء سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب سیرالیون اور مرکزی مہمان نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

جلسہ میں شمولیت کی بدولت 375 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے والوں میں ایک پیراماؤنٹ چیف، منسٹر آف انرجی اینڈ پاور کی نمائندہ، میامبا ڈسٹرکٹ محکمہ زراعت کے آفیسر، ڈپٹی چیف امام سیرالیون آرمی بھی شامل ہیں۔

میڈیا کوریج

جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔

جلسہ کے پہلے دن کی کاروائی 3 ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئی۔ جبکہ مقامی ٹیلی ویژن نے خبروں میں بھی اس کی خبر دی۔ اس کے علاوہ ایک ڈاکومنٹری پروگرام بھی بنایا گیا ہے جس کے لئے ٹی وی والوں نے ہمارے ہیڈ کوارٹر آکر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے جس میں جماعت کے بارے میں سوالات کئے گئے اور پھر جلسہ کی ویڈیو پیش کی گئی۔

جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جہاں جماعتی کتب رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا جوبلی کیلینڈر بھی رکھا گیا جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور سب خلفاء کی تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لڑیچر تقریباً 1000 ڈالر کا فروخت ہوا۔

پرنسپلرز و ہیڈ ٹیچرز کانفرنس

جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز عشاء ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ مسلم سکولز کے پرنسپلز، ہیڈ ٹیچرز و ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت سیرالیون نے بطور چیئر مین شرکت کی۔ اس میٹنگ میں سکولوں کے رزلٹ اور کارکردگی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں 200 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔

گنی کناکری سے وفد کی شمولیت

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون جماعت کے ماتحت ہے سے مکرم مبلغ سلسلہ گنی کناکری کی سربراہی میں 9 رکنی وفد نے شرکت کی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت سیرالیون کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

روشنی کی تلاش میں

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' امریکہ نومبر،دسمبر 2006ء میں پانچ ایسی خواتین کی قبول حق کی داستان بیان کی گئی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مکرمہ تمارا راڈنی صاحبہ

احمدیت کی طرف میرا سفر سات سال کی عمر سے ہی شروع ہوگیا جب میری والدہ وفات پا گئیں اور میری دس سالہ بہن، نو سالہ بھائی اور مَیں اپنے والد کے ہمراہ رہنے لگے۔ اگرچہ میں عام خیالات رکھنے والی ایک بچی تھی لیکن اپنی والدہ کے فوت ہونے پر میں نے اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارہ میں سوچنا شروع کیا۔

پھر مَیں اپنی نانی کے پاس رہنے لگی۔ 1994ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں ابھی میں نے اپنے کالج کا پہلا سال ہی مکمل کیا تھا کہ میری نانی بھی وفات پا گئیں اور یوں مجھے اپنا دوسرا عزیز ترین گھر چھوڑنا پڑا جہاں سے میں اپنے والد کے گھر چلی گئی۔ اور ایک بار پھر میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں سوچنے لگی۔ ایک سال بعد جب میرا بھائی بھی فوت ہوگیا تو مَیں نے سنجیدگی سے ایک ایسے مذہب کی تلاش شروع کی جس میں مجھے خدا جیسی عظیم ہستی مل سکے۔ اگرچہ عیسائیت کو اپنا مذہب جان لینے کے بعد میں چرچ میں خدا سے اطمینان قلب مانگتی رہتی تھی۔

1996ء میں میری ملاقات اپنے خاوند سے ہوئی جو ایک احمدی مسلمان تھے اور اُن کے قول و فعل میں فرق نہیں تھا۔ البتہ عیسائیت میں یہ تضاد کثرت سے موجود تھا۔ مثلاً چرچ میں تو خدا کی تعریفیں کی جاتیں لیکن باہر کہیں بھی خدا کی حمد یا وحدانیت کا ذکر سنائی نہ دیتا۔ چنانچہ مَیں نے بلاجبر احمدیت قبول کرلی اور تب سے احمدیت پر میرا یقین دن بدن پختہ ہوتا جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتی چلی جاتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ نظامِ زندگی ہے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے میں ہر وقت موت کے خوف کا شکار رہتی تھی لیکن اب بہت مطمئن زندگی گزار رہی ہوں جس میں خدا تعالیٰ کی حمد ہے۔ جب میں جھوٹ نہ بولنے کا فیصلہ کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ پہ اپنا یقین مضبوط کر رہی ہوتی ہوں اور جب میں نماز کی طرف بھاگتی ہوں تو اس یقین کے ساتھ کہ یہی میری روحانی غذا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا مقصد تلاش کرتے ہوئے اپنے سوال کا جواب صرف احمدیت میں ہی ملا ہے۔

مکرمہ پاریسہ جافری صاحبہ

میرا تعلق کیلیفورنیا سے ہے البتہ میری پرورش ایران میں ہوئی۔ بچپن ہی سے میری خواہش تھی کہ مہدی علیہ السلام میری زندگی میں ہی آئیں۔ چونکہ شیعہ خاندان سے میرا تعلق تھا اس لئے امام مہدی کی منتظر تھی۔ امریکہ منتقل ہونے کے بعد یہ خواہش اور اسلام کے لئے محبت پہلے سے بڑھ گئی۔ میں ہمیشہ سے سمجھتی تھی کہ امام مہدیؑ آئیں گے تو دنیا میں ایک انقلاب آئے گا اور سبھی پیار و محبت اور سکون سے جینے لگ جائیں گے۔ لیکن جب 9/11 کا واقعہ ہوا تو امام مہدی کی آمد کا یقین کرنا مشکل ہوگیا۔ پھر جب مجھے احمدیت کے بارہ میں علم ہوا تو مہدی کے انتظار والے عقیدہ کو بھی دھچکا لگا۔ تاہم مَیں نے احمدیت کے بارہ میں مزید جاننے کا فیصلہ کیا۔ جب مَیں احمدیہ مسجد گئی تو وہاں سارے پاکستانی ہی تھے۔ گویا یہ مذہب صرف پاکستانیوں تک ہی محدود تھا۔ لیکن ان پاکستانیوں میں کچھ خاص بات تھی۔ ان میں مَیں نے بہت پیار اور خلوص دیکھا۔ یہ اسلام کے بارہ میں بہت محبت اور شفقت کے ساتھ بات کرتے تھے۔ تب میں باقاعدگی سے مسجد جانے لگی اور یوں آہستہ آہستہ مجھے اس جماعت کے ساتھ ایک ربط سا محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ میں نے Ian Adamson کی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارہ میں کتاب کا مطالعہ شروع کیا تاکہ معلوم ہوسکے کہ یہ شخص کون ہے جس نے دنیا بھر میں کئی افراد کے دل موہ لئے ہیں۔ اور کیا یہ وہی مہدی ہے جس کا میں بچپن سے انتظار کر رہی تھی؟ جیسے جیسے میں یہ کتاب پڑھ رہی تھی تو مجھے اس ہستی کے ساتھ ایک تعلق محسوس ہوتا جا رہا تھا اور جب میں یہ کتاب پڑھ چکی تو میں مکمل طور پر حیران تھی۔ پھر مَیں نے قرآن کریم کا احمدیہ ترجمہ پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سوال و جواب کی مجالس دیکھیں۔ اپنے احمدی اور غیراحمدی اقرباء سے بات چیت کی تو احمدیت کی سچائی واضح ہوگئی اور اگرچہ احمدیت قبول کرنے کے علاوہ میرے پاس اور کوئی گنجائش نہ تھی لیکن میرا نفس اس بات کو تسلیم کرتے وقت مشکل محسوس کرتا تھا۔ تب میں نے رمضان کی آخری رات کو کثرت سے دعا کی اور استخارہ کیا پھر قرآن پڑھنے لگی۔ جیسے ہی میں نے سورۃ المائدہ کی آیات 84,85 پڑھیں کہ ''اور جب وہ اُسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اتارا گیا تو تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ اور اُس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا جبکہ ہم یہ طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں نیک لوگوں کے زُمرہ میں داخل کرے گا''۔ یہ پڑھ کر تو مجھے ایسا لگا جیسے اللہ تعالیٰ براہ راست مجھ سے ہمکلام ہے۔ میں ان جذبات کو الفاظ میں نہیں ڈھال سکتی جو اس وقت محسوس کر رہی تھی۔ مجھے اسی وقت لگا کہ میں ایک احمدی ہوں۔ چنانچہ فجر کی نماز کے بعد میں نے بیعت کرلی اور میرے دل کو مکمل سکون و اطمینان حاصل ہؤا۔ مجھے نہ صرف احمدیت میں خدا ملا بلکہ یہیں مجھے سچا اسلام حاصل ہوا۔ حق کی تلاش کا میرا سفر، احمدیت قبول کرلینے کے بعد انجام تک نہ پہنچا بلکہ اسلام کی خوبیوں بھرا ایک نیا سفر شروع ہوا۔ اللہ کرے کہ مَیں اس روشنی کو دوسروں تک بھی پھیلاسکوں۔

مکرمہ نصرت جہاں بشیر صاحبہ

میں اللہ تعالیٰ سے ہر وقت حق کے حصول کیلئے دعا کر رہی تھی اور مجھے میرا جواب ایک خواب کے ذریعہ مل گیا جس نے مجھے ایسا قلبی سکون عطا کیا کہ میری زندگی ہمیشہ کیلئے بدل گئی۔ میرے دل پر سے پردہ اٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی ہمت عطا کی۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی چیز کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی بہتر چیز عطا کرتا ہے۔ چنانچہ احمدیت قبول کرنے کے بعد میرا خاندان مجھ سے کئی سال تک خفا رہا تو نیک اور محبت کرنے والی احمدی بہنوں کا ایک نیا خاندان مجھے عطا ہؤا۔ یہی میری قریب ترین سہیلیاں اور میرے لئے نمونہ بھی بنیں اور پردہ کرنا بھی سکھایا۔ مَیں لجنہ کے اجلاسات میں جاتی اور دیگر کاموں میں شامل ہوتی۔ سب سے بڑی نعمت جو مجھے حاصل ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی واحد اور طاقتور ہستی کی سمجھ تھی۔ پھر یہ سوچ بھی عطا ہوئی کہ کیا میں ایک سچی مسلمان بننے کے قابل ہوگئی ہوں۔

مکرمہ عاسلہ فہیم صاحبہ

میں نے تیرہ سال قبل میڈیکل کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے احمدیت کا مطالعہ شروع کیا۔ میں ایک کٹر وہابی خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ ہماری زندگی میں تمام دیگر امور پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو فوقیت دی جاتی تھی۔ میں نے چند جماعتی کتب سے احمدیت کے مطالعہ کی ابتدا کی۔

پاکستان میں احمدیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ میرے ماموں لاہور کی ایک مقامی مسجد کے امام ہیں لیکن وہ روایتی مولویوں کی طرح نہیں ہیں۔ عربی میں روانی سے بات کرسکتے ہیں۔ میں جب اُن کی وسیع لائبریری سے احمدیت کے بارہ میں کتب لینے گئی تو انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ میں نے جواب دیا کہ کچھ واقف کاروں کے ساتھ تبلیغی بحث کرنی ہے۔ انہوں نے افسردگی کے ساتھ جواب دیا کہ بہت مشکل ہے، احمدی اپنا مذہب نہیں چھوڑتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے میری والدہ کو بتایا کہ احمدی شراب نہیں پیتے، پنج وقتہ نمازیں پڑھتے ہیں، ان کی عورتیں پردہ کرتی ہیں لیکن ''ختم نبوت'' کی وجہ سے یہ جہنم میں جائیں گے۔ اور یہ بھی کہ وہابیوں اور احمدیوں میں صرف یہی ختم نبوت کا ایک فرق ہے۔

چنانچہ احمدیت کی طرف سے تنگ ذہن ہوکر مَیں نے احمدیت کا مطالعہ شروع کیا۔ پہلے مجھے یقین تھا کہ احمدی کبھی سچے ہو ہی نہیں سکتے۔ لیکن وقت کے ساتھ میری سوچ بدلنے لگی جب میرے اپنے ہی مذہب میں میرے اندر اٹھنے والے سوالات کا جواب نہیں ملا۔ پاکستان میں مجھے احمدیت کی حقیقت جاننے کے سفر میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف بھیج دیا جاتا۔ ایک مخالف نے تو یہاں تک کہا کہ ''وہابی ہونے سے اگلا قدم احمدی ہوجانا ہے''۔ میں نے ایک دفعہ اپنے والد محترم سے حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مرزا صاحب ایک بڑے عالم تھے بلکہ ان کے عقائد وہابی عقائد سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھے لیکن پھر نہ جانے انہیں کیا ہؤا اور انہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کردیا۔

جب میرا اپنا مذہب مجھے میرے سوالوں کا جواب نہ دے سکا تو میں نے احمدیت کا مطالعہ شروع کردیا اور ساتھ بہت دعا بھی کی۔ جب مجھے احساس ہؤا کہ شاید میرا پیدائشی مذہب سچا نہ ہو تو مجھے سخت ڈر لگا اور میں نے شدّت کے ساتھ دعا شروع کردی۔ بس میری یہی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مجھ سے خوش ہوں۔

جب میرے ذہن سے پردہ ہٹنا شروع ہؤا اور مجھے احمدیت کے تاریک پہلو روشن نظر آنے لگے، تب میں نے بے شمار کتب کا مطالعہ کیا اور اپنے سوالات پوچھنے کیلئے ایک مربی صاحب کے پاس گئی۔ انہوں نے احادیث اور آیات کے حوالوں سے میرے تمام سوالات کا تسلّی بخش جواب دیا اور مجھے دعا کے بعد فیصلہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ مزید دعاؤں اور چند خوابوں کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ احمدیت کے خلاف گندا اور جھوٹا پراپیگنڈا صرف نفرت اور جہالت کا نتیجہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/نومبر 2006ء میں شامل اشاعت مکرم محمد الیاس ناصر صاحب کی ایک خوبصورت نعت سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

محمدؐ اور احمدؐ ہیں آقا کے نام
شفیع الوریٰ اور خیرالانام
تمام انبیا کے ہیں خاتم امام
نہ حاصل کسی اَور کو یہ مقام
خدا اور فرشتوں کا ہر دَم سلام
رسول خدا مرحبا السلام

ہر اِک خُلق صادر ہوا آپ سے
جو مُردہ تھا زندہ ہوا آپ سے
جو وحشی تھا انساں ہوا آپ سے
جو مٹی تھا کندن ہوا آپ سے
ہوئے سب ستارے صحابہ کرام
رسول خدا مرحبا السلام

دیا حق نے قرآن نورالہدیٰ
سماوی کتب میں یہ بدرالدجیٰ
ہر اک خیر اس میں یہ خیرالوریٰ
ضیائے جہاں کا یہ شمس الضحیٰ
مکمل ہدایت کا یہ انصرام
رسول خدا مرحبا السلام

تھا۔ الحمدللہ کہ اپریل 1996ء میں مَیں نے احمدیت قبول کرلی۔ اس پر میرے والدین نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا کہ جیسے مَیں نے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہو۔ اُسی سال میں امریکہ آ گئی اور یوں امریکہ میں پہلی بار لجنہ کی ممبر بنی۔ پانچ سال قبل جب میں شدید ڈپریشن کا شکار ہوئی تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے خاوند کی مدد سے مَیں اس مشکل مرحلے سے نکل آئی۔

مکرمہ انیسہ مکرائے صاحبہ

احمدیت میں مجھے سچائی، قوت ادراک اور سب سے بڑھ کر سکون حاصل ہؤا۔ میں ایک عیسائی تھی اور میری والدہ جمیکن تھیں اور والد بچپن ہی سے اسلام میں دلچسپی رکھتے تھے۔ چار بہنوں میں سب سے بڑی مَیں تھی اور چھوٹی بہنوں کے لئے ایک رول ماڈل بننا چاہتی تھی۔ میرے والدین چرچ نہیں جاتے تھے لیکن میں بارہ سال کی عمر سے اپنے بہن بھائیوں کو ضرور چرچ لے جاتی تھی۔ تاہم بچپن ہی سے میرے اندر عیسائیت کے بارہ میں سوال اُٹھتے۔ جیسے بائبل میں تو یہ بتایا جاتا کہ ایک خدا پہ یقین کرو لیکن تثلیث کی تعلیم میں اس بات سے تضاد ہوتا تھا۔ اور پھر خدا سے کسی قسم کی بات کرنے کے لئے آپ کو ایک تیسرے فریق کے راستہ سے گزرنا پڑتا یعنی حضرت عیسٰی۔

تب میں اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام کے بارہ میں سیکھنے لگ گئی۔ بالغ ہونے پر میں نے اپنی بہنوں کے ساتھ بائبل کا مطالعہ شروع کیا جو زیادہ دیر نہ چلا۔ تاہم میں جس ''ڈے کیئر سینٹر'' میں پڑھاتی تھی، وہاں ایک عورت اپنا بائبل سٹڈی گروپ جاری کرنا چاہتی تھی۔ میں اپنی بہنوں کے ہمراہ اس کے پاس باقاعدگی سے جانے لگی لیکن وہاں بہت سی محبت اور بے شمار تحائف ملنے کے باوجود بھی میں اس عورت سے زیادہ متأثر نہ ہوسکی۔ ایک لحاظ سے مجھے خوشی تھی کہ میں نے یہ جان لیا کہ عیسائیت میں سچ نہیں ہے لیکن دوسرے پہلو میں افسردہ تھی کہ اس مذہب میں مجھے سکون نہیں مل سکا تھا۔ پھر کبھی سوچتی تھی کہ میں عیسائی ہو جاؤں تو شاید میری زندگی آسان ہو جائے۔ لیکن میرا دل بلکہ خدا مجھے ایسا کرنے نہ دیتے تھے۔ اس کے برعکس میں ایک اور ہی راستہ پہ چل نکلی یعنی یہاوا وٹنس کا مطالعہ کرنے لگ گئی۔ یہ خواتین ہر جمعہ کو میرے گھر عیسائیت کے بارہ میں بحث کرنے آجاتیں۔ ان کے خیالات وعقائد روایتی عیسائیوں سے مختلف تو تھے البتہ مجھے زیادہ متأثر نہ کرسکے۔ اس ناکامی کے بعد مجھے چڑ سی ہوگئی اور میں نے مذہب کا مطالعہ بالکل چھوڑ دیا۔

پھر مَیں دنیاوی رواداریوں کی طرف مائل ہوئی لیکن میری روح میں خلا اور بے چینی تھی۔ میں دعا تو کرتی تھی لیکن مجھے کسی عظیم ہستی کے ساتھ کوئی روحانی ربط یا تعلق محسوس نہیں ہوتا تھا۔ لاشعوری طور پر اسلام ابھی بھی میرے ذہن میں تھا لیکن دوسرے غیر مسلم لوگوں کی طرح میں بھی سمجھتی تھی کہ اسلام میں عورتوں کو کمزور سمجھا جاتا ہے اور انہیں دبایا جاتا ہے۔

پھر کالج میں مَیں نے سنّی مسلمانوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا شروع کر دیا اور ان کے پروگراموں میں جانے لگی۔ بالآخر میں نے اسلام قبول کرلیا کیونکہ اسلام کے پیغام میں سادگی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت مجھے ہر پہلو سے سچی لگی۔ اور میں تثلیث کی غیر یقینی اور پیچیدگی سے آزاد ہوگئی۔

میری ایک سہیلی عالیہ لطیف جو چودہ سال کی عمر سے میرے ساتھ تھی، میری مذہب کی جستجو کو سمجھتی تھی۔ وہ مجھے جماعتی تقریبات پہ مدعو کرتی اور کتابیں پڑھنے کے لئے دیتی لیکن کبھی بھی اپنی بات پہ اصرار نہ کرتی، نہ تنقید کرتی اور نہ ہی کبھی منع کرتی۔ میں کئی جلسوں اور تقاریب میں شرکت کرچکی تھی لیکن بیعت کرنے کیلئے تیار نہ تھی۔ اپنے غیر احمدی واقف کاروں سے احمدیت کے متعلق منفی خیالات سننے کی وجہ سے محتاط تھی۔ اسلام قبول کرنے پر میرا خاندان مجھ سے خفا تھا اور ڈرتی تھی کہ احمدیت قبول کر لی تو غیر احمدی واقف کار بھی مجھے چھوڑ جائیں گے۔ چنانچہ ایک بار پھر میں دوراہے پہ آ کھڑی ہوئی البتہ حقیقت کے قریب تر بھی ہوتی جارہی تھی۔ ختم نبوت کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

اس دوران میرا ذہن چند واقعات کے بعد احمدیت کی طرف مائل ہوتا چلا گیا۔ جیسے مَیں اپنی سہیلی کے ساتھ جلسہ سالانہ پہ گئی تو خریدی ہوئی کتابوں کا اپنا بیگ کھانے کی جگہ پر بھول گئی۔ جب یاد آیا تو میزیں بھی سمیٹ دی گئی تھیں۔ پھر کسی لڑکی کے کہنے پر گمشدہ سامان کے سٹال پہ گئی تو وہ دفتر بھی بند ہوچکا تھا لیکن میری کتابوں کا بیگ وہاں زمین پہ موجود تھا۔

اسی جلسہ پر مجھے ایک بہت ہی اچھی اور نیک بہن امتہ الرشید ملیں جنہوں نے مجھے کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' دی۔ اسے پڑھ کر مجھے یوں لگا کہ حضورؑ گویا براہ راست مجھی سے مخاطب ہیں۔ اور میرے سب سوالوں کے جواب بھی مل گئے۔ چنانچہ میں نے گزشتہ ستمبر میں، 26 سال کی عمر میں، احمدیت قبول کرلی۔

حضرت امیر خسروؒ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/جنوری 2007ء میں باکمال صوفی شاعر حضرت امیر خسرو کے بارہ میں ایک مختصر مضمون مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

امیر خسرو 1253ء میں پٹیالی ضلع ایٹہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ والد امیر سیف الدین لاچین (جو سلطان التمش کے دربار میں ملازم تھے) کی شادی عماد الملک کی بیٹی سے ہوئی تھی جو نو مسلم راجپوت تھے۔ اس طرح امیر خسرو ماں کی طرف سے ہندوستانی اور باپ کی طرف سے ترکی النسل تھے۔ امیر کا خطاب سلطان علاؤالدین خلجی نے عطا کر کے مصحف داری کے عہدہ پر فائز کیا۔

آپ بچپن میں ہی باپ کے سایہ سے محروم ہوکر نانا کے پاس رہنے لگے اور انہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت، ترکی، پنجابی اور اردو میں مہارت حاصل کی۔ شاعری میں سعدی شیرازی کی پیروی کی چنانچہ شاعری میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ وہ ہندوستانی فارسی گوشاعر اور ادیب ہیں جنہیں ایرانی بھی اہل زبان تسلیم کرتے ہیں۔ شاعری میں دیوان کے علاوہ آپ کی منظومات میں ''خمسہ امیر خسروؒ'' کی بہت شہرت ہے جو نظامی گنجوی کے خمسئے کے مقابلے میں لکھا گیا۔

جب امیر خسرو کی علمی قابلیت دور دور تک شہرت پاگئی تو سلطان غیاث الدین بلبن کے بھتیجے ملک علاؤالدین کشلو خان نے جو سلطنت کا سب سے بااثر امیر تھا، آپ کو اپنا ندیم خاص بنالیا۔ مگر آپ دو سال بعد سلطان بلبن کے بیٹے بغرا خاں کے پاس سامانہ چلے گئے اور پھر بلبن کے ولی عہد شہزادہ محمد قآن سے وابستہ ہوگئے۔ چونکہ تصوف سے بہت لگاؤ تھا اس لئے اپنے وقت کے نامور صوفی خواجہ نظام الدین اولیاء کے حلقہ ارادت میں 1272ء میں شامل ہوگئے۔

جب آپ سلطان قطب الدین مبارک خلجی کے دربار سے وابستہ تھے تو سلطان کی فرمائش پر مشہور مثنوی ''نہ سپہر'' لکھی جس میں ہندوستان کو جنت ارضی بیان کرکے دیگر ممالک سے برتر ثابت کیا۔ سلطان اس مثنوی کو پڑھ کر اتنا خوش ہوا کہ اس نے آپ کے وزن کے برابر تول کر روپے انعام دیئے۔

امیر خسرو اپنے زمانہ کے تمام سلاطین دہلی کے درباروں سے وابستہ رہے اور آپ کو ہر قسم کا دنیاوی اعزاز حاصل ہوا لیکن اس کے باوجود اپنے مرشد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒء کی خدمت کو نعمت عظمیٰ سمجھتے تھے۔ حضرت خواجہؒ بھی آپ کو بہت محبوب رکھتے تھے اور فرماتے کہ ایک قبر میں دو لاشوں کا دفن کرنا جائز ہوتا تو میں اپنی قبر میں خسرو کو بھی دفن کراتا۔

امیر خسرو ایک روز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گفتگو کے دوران عرض کیا کہ حکم ہو تو بندہ بھی ایک کتاب ''گلستان'' کی طرز پر لکھے۔ آپ نے فرمایا بہت مناسب ہے۔ چند روز بعد خسرو نے ایک کتاب تصنیف کرکے اپنے مرشد کی خدمت میں پیش کی۔ سلطان المشائخ نے فرمایا: ''یہ کتاب تم نے خوب لکھی ہے مگر سعدی کی گلستان کچھ اور ہی ہے اس کا حسن و لطافت اس میں نہیں''۔ امیر خسرو یہ سن کر دل شکستہ ہوئے تو اسی رات آپ نے خواب دیکھا کہ آنحضور ﷺ کے سامنے حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی اور دائیں جانب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دست بستہ باادب کھڑے ہیں اور آنحضور ﷺ کسی کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہیں۔ امیر خسرو نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سعدی شیرازی کی ''گلستان'' ہے، چنانچہ بیدار ہونے پر آپ نے اپنی کتاب پھاڑ دی اور ''گلستان سعدی'' کا احترام پہلے سے بھی بڑھ کر کرنے لگے۔

ایک روز ایک فقیر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خانقاہ میں آیا اور سوال کیا۔ اتفاق سے لنگر خانہ میں اس وقت کوئی چیز نہ تھی۔ انہوں نے فرمایا آج جو کچھ بھی فتوح میں آئے گا تم کو دیدیا جائے گا۔ لیکن اتفاق سے اس روز کوئی چیز کہیں سے نہیں آئی۔ بالآخر انہوں نے اپنی جوتیاں دے کر فقیر کو رخصت کیا۔ وہ شہر سے باہر نکلا تو امیر خسرو جو بادشاہ وقت کے ساتھ کہیں جارہے تھے، راستہ میں ملے اور فقیر سے اپنے مرشد کی خیریت پوچھی۔ جب وہ باتیں کرنے لگا تو آپ نے بے اختیار ہوکر کہا کہ تم سے میرے مرشد کی خوشبو آرہی ہے، کیا تمہارے پاس ان کی کوئی نشانی ہے؟ فقیر نے جوتی دکھائی تو امیر خسرو بیتاب ہوگئے اور فقیر سے پانچ لاکھ نقرئی تنکے دے کر جوتیاں خرید لیں۔ یہ رقم بادشاہ نے ان کو قصیدہ لکھنے کے صلہ میں عطا کی تھی۔ پھر سر پر جوتیاں رکھ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اُس درویش نے اتنے ہی پر اکتفا کیا، اگر اس کے بدلے تمام جان و مال طلب کرتا تو میں حاضر کردیتا۔

حضرت خواجہؒ کی وفات کے وقت امیر خسرو دہلی سے دُور سلطان محمد تغلق کے ساتھ بنگالہ کی مہم پر تھے، وہاں یکایک آپ کے دل پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی چنانچہ سلطان سے اجازت لے کر چل کھڑے ہوئے۔ دہلی پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت خواجہؒ فوت ہوچکے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنی ساری ملکیت مرشد کے ایصال ثواب کے لیے فقیروں اور مسکینوں میں لٹا دی اور ماتمی لباس پہن کر مرشد کے مزار پر پہنچے، اس سے سر ٹکرا کر ایک چیخ مار کر کہا: سبحان اللہ آفتاب تو زمین کے اندر ہے اور خسرو ابھی زندہ ہے۔ پھر ایک شعر پڑھ کر بے ہوش ہو گئے اور اسی اندوہ غم میں چھ مہینے کے بعد عالمِ بقا کو سدھارے۔

امیر خسرو کی تصانیف میں سے بہت کم دستیاب ہیں اور ان کی تعداد 17 ہے۔ امیر خسرو نے اپنی شاعری میں 11 بحور استعمال کی ہیں جن میں 35 اوزان موجود ہیں۔ غزلیات 2006، قصائد 45، قطعات 20، مثنویات 19، رباعیات 155۔ کل اشعار کی تعداد 57701 ہے۔

اہل تصوف نے امیر خسرو کو اپنے اشعار اور نثر میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے خطابات اور تقریروں میں امیر خسرو کے کلام میں سے ایک شعر اور تین مصرعے بھی استعمال فرمائے ہیں یہ شعر تو حضور نے کئی بار بیان فرمایا ہے۔

من تُو شدم تُو من شُدی من تن شدم تُو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ:- میں تُو بن گیا، تُو میں بن گیا۔ میں تن بنا، تُو جان بن گیا تا بعد میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ میں کوئی اَور ہوں اور وہ کوئی اَور ہے۔

موئے سپید از اجل آرد پیام

ترجمہ:- سفید بال مرگ کا پیغام لاتے ہیں

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ترجمہ:- وہ تمام خوبیاں جو حسینوں میں پائی جاتی ہیں وہ سب تیری ذات میں جمع ہیں۔

پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

ترجمہ:- جب میں ہی نہ رہوں تو اس کے بعد تیرا آنا بیکار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب 22/اکتوبر تا 10 نومبر 1905ء دہلی تشریف لے گئے تو آپؑ دہلی میں مدفون بزرگان دین کے مزارات پر بغرض دعا بھی تشریف لے گئے۔ 29/اکتوبر کی صبح حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے تو وہاں کے سجادہ نشین خواجہ حسن نظامی صاحب نے ساتھ ہوکر تمام مقامات اور قبریں دکھائیں اور حضورؑ نے حضرت نظام الدین اولیاء اور امیر خسرو کے مزار پر دعا کی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/فروری 2007ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم ''محبت سب سے'' سے انتخاب پیش ہے:

اے خدا درد بھرے دل سے ہیں فریاد کناں
عالم الغیب ہے تُو حالِ نہاں تجھ پہ عیاں
تیری الفت میں ہے منظور ہمیں دار و رسن
تیرے محبوب کے عشاق ہیں اے جانِ جہاں
تیرے ہی لطف و کرم سے تجھے پایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی پائی دل مضطر نے اماں
تُو اگر خوش ہے تو پھر ہم کو ذرا فکر نہیں
پھینک دیں گے ہمیں اغیار پس مرگ کہاں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

9th May 2008 – 15th May 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 9th May 2008

00:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:10	Al Maaidah: cookery programme
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 8th July 1995.
02:35	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th December 1997.
03:35	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit toQadian.
05:00	Mosha'airah: an evening of poetry
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 11th February 2007.
08:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 91
08:25	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:05	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 5th January 1996.
10:10	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
15:55	Friday sermon [R]
17:15	Interview: an interview with Syed Muhammad Raza.
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	First Aid: programme on the use of first aid in an emergency.
22:50	Urdu Mulaqa'at: recorded on 05/01/2007 [R]

Saturday 10th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th July 1995.
02:15	Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria 2008.
02:00	Friday Sermon: recorded on 9th May 2008.
03:15	Interview: an interview with Syed Muhammad Raza.
04:25	First Aid: programme on the use of first aid in an emergency.
04:55	Urdu Mulaqa'at: recorded on 05/01/1996.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
07:40	Friday Sermon: recorded on 9th May 2008
08:45	Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:05	Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:05	Ken Harris Oil Painting
17:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1997. Part 2.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40	International Jama'at News
21:10	Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

Sunday 11th May 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th July 1998.
02:05	Friday Sermon: recorded on 9th May 2008.
03:10	Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 17th February 2007.
08:00	Professor Abdus Salam: conference held in memory of Professor Abdus Salam at Imperial College London.
09:00	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Qadian.
09:35	Learning Arabic: lesson no. 23
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 01/06/07.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00	Friday Sermon: Recorded on 9th May 2008.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
15:55	Professor Abdus Salam [R]
16:55	Huzoor's Tours [R]
17:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
21:55	Learning Arabic: Lesson no. 23
22:15	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 12th May 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
00:40	Professor Abdus Salam
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th July 1998.
02:40	Friday Sermon: rec. on 9th May 2008.
03:45	Seerat-un-Nabo (saw)
05:20	Question and Answer Session
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class held with Huzoor. Recorded on 18th February 2007.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 102
08:30	Khilafat Jubilee: Interviews with Salima Begum in relation to the Khilafat Jubilee.
09:15	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st February 1999.
10:20	Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 28th March 2008.
11:20	Medical Matters
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: recorded on 23rd March 2007.
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:00	Khilafat Jubilee Interview [R]
16:50	Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:55	Medical Matters
18:35	Arabic Service: a discussion on the topic of Polygamy, hosted by Maha Dabbous.
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th July 1998.
20:30	MTA International Jama'at Persecution News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:05	Khilafat Jubilee Interview [R]

Tuesday 13th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais C'est Facile: lesson no.102
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th July 1998.
02:45	Friday Sermon recorded on 23rd March 2007.
03:35	Medical Matters: A health programme hosted by Dr Muzaffar Sharma.
04:10	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st February 1999.
05:15	Khilafat Jubilee Interview
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 25th February 2007.
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1996.
09:05	Discussion: on the topic of 'the source of prejudice and persecution against minorities.'
10:05	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: translation of Friday Sermon delivered on 7th September 2007.
12:05	Tilaawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Schomprochar
14:05	Jalsa Salana Canada 2005: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 26th June 2005.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:05	Question and Answer session [R]
17:05	MTA Travel: the Island of Capri [R]
17:25	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:15	MTA Travel[R]
22:55	Jalsa Salana Canada 2005 [R]

Wednesday 14th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 24
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st July 1998.
02:30	Discussion
03:35	Question and Answer Session
04:30	Jalsa Salana Canada 2005: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 26th June 2005.
05:30	MTA Travel: Island of Capri
06:00	Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 3rd March 2007.
08:15	Discussion
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1996. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	From the Archives: Friday sermon recorded on 2nd May 1986.
15:00	Jalsa Salana UK: speech delivered by Ataul Mujeeb Rashid about 'Preaching', at Jalsa Salana UK 1991.
15:35	Australian Reptile Park
16:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 3rd March 2007. [R]
17:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1996. Part 2. [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd July 1998.
20:30	MTA International News
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 3rd March 2007. [R]
22:10	Jalsa Salana UK: speech delivered by Ataul Mujeeb Rashid about 'Preaching', at Jalsa Salana UK 1991. [R]
23:00	From the Archives: Friday sermon recorded on 2nd May 1986. [R]

Thursday 15th May 2008

00:00	Tilaawat, Documentary & MTA News Review
01:05	Hamaari Kaenaat
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd July 1998.
02:30	Khilafat Jubilee Quiz
03:50	From the Archives
04:50	Australian Reptile Park
05:20	Jalsa Salana UK: speech delivered by Ataul Mujeeb Rashid about 'Preaching', at Jalsa Salana UK 1991.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 4th March 2007.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 13th November 1994.
09:05	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India
10:10	Indonesian Service
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: Friday Sermon recorded on 9th May 2008.
14:15	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 23rd December 1997.
15:10	Al Maaidah
15:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Qadian.
16:20	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 13th November 1994. [R]
17:45	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Live Arabic Service
20:30	MTA Interntional News
21:00	Huzoor's Tours [R]
22:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 23rd December 1997. [R]
23:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 02 May, 2008 | Issue No. 18

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

جنرل ضیاءالحق کا نفاذ اسلام کے لئے
ریفرنڈم کا ڈھونگ

پاکستان کے معروف سکالر اور تجزیہ نگار جناب برہان الدین حسن کی کتاب 'پس پردہ' سے ایک اہم اقتباس جو روزنامہ ایکسپریس کراچی 18؍دسمبر 2007ء کے شمارہ میں ''تاریخ کا جھروکا'' کے معنی خیز عنوان سے چھپا:۔

''صدارتی ریفرنڈم 19؍دسمبر 1984ء کو منعقد ہوا اور جنرل ضیاءالحق نے واحد امیدوار کی حیثیت سے عوام سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 60 فیصد سے زائد ووٹرز نے حصہ لیا۔ بڑی ہنرمندی سے تیار کیا گیا سوال جس پر ریفرنڈم کرایا گیا تھا کہ ''کیا آپ اس عمل کی تائید کرتے ہیں جو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاءالحق نے پاکستان کے قوانین کو قرآن وسنت میں درج تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لئے نیز نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لئے شروع کر رکھا ہے اور کیا آپ اس عمل کو جاری رکھنے اور اسے مضبوط بنانے نیز عوام کے منتخب نمائندوں کو خوشگوار اور منظّم طریق سے اقتدار کی منتقلی کے حق میں ہیں؟ ہر ووٹر کو اس سوال کا جواب ''ہاں'' یا ''نہ'' میں دینا تھا۔

جنرل ضیاءالحق نے یکم دسمبر 1984ء کو قوم سے خطاب میں واضح کر دیا تھا کہ ''اگر ووٹرز کی اکثریت نے اس سوال کا جواب ''ہاں'' میں دیا تو اس سے یہ مراد لی جائے گی کہ پاکستان کے عوام نے موجودہ حکومت پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ اس کی پالیسیوں کی توثیق کر دی ہے اور جنرل محمد ضیاءالحق کو اگلے پانچ سال کے لئے صدر منتخب کر لیا ہے''۔

اس قسم کے عیارانہ طویل ''سوال'' پر ہونے والے ریفرنڈم کو فراڈ اور جعل سازی سمجھنا قدرتی بات تھی۔ لوگوں نے برملا کہا کہ غلط بیانی اور حیلہ جوئی کا یہ ڈرامہ ملک میں فرد واحد کی شخصی حکومت کو طول دینے کے لئے رچایا گیا ہے۔

پی ٹی وی نے 19؍دسمبر 1984ء کو دن بھر مسلسل نشریات کا انتظام کیا تھا جو صبح کے چھ بجے سے شروع ہو کر شام کو دیر تک جاری رہیں۔ ٹرانسمیشن کا انچارج ہونے کی حیثیت سے مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بڑا ماہرانہ فراڈ تھا جس کا مقصد جنرل ضیاء کی حکومت کو آئندہ پانچ برسوں کے لئے قانونی جواز فراہم کرنا تھا۔

اس خصوصی ٹرانسمیشن کے لئے وہی طریق اختیار کیا گیا جو انتخابی ٹرانسمیشن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بیس سے زیادہ کیمرہ ٹیموں نے ملک کے طول وعرض میں بذریعہ سڑک اور ہیلی کاپٹروں میں سفر کر کے رائے دہندگان کو لمبی لمبی قطاریں ٹی وی پر دکھائیں جو بڑے جوش وخروش سے صدر کو ووٹ ڈال رہے تھے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی انتظامی مشینری نے اس ساری کارروائی کا انتظام پہلے سے کر رکھا تھا۔ انہوں نے محض ٹی وی کی خاطر ووٹرز کی بھاری تعداد کو لاریوں اور ویگنوں میں بھر کر پولنگ بوتھس پر پہنچایا لیکن جونہی ٹی وی کیمروں کا سوچ آف ہوا پولنگ بوتھ بے آباد گھروں کی طرح ویران وسنسان ہوگئے۔ سچی بات یہ ہے کہ 19؍دسمبر کو پورے ملک پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ حکومت نے اس دن عام تعطیل کر دی تھی اس لئے لوگوں نے گھروں سے باہر نکلنے کے بجائے گھر کے اندر رہ کر آرام کرنے کو ترجیح دی۔

جہاں تک ریفرنڈم کے نتائج کا تعلق ہے وہ بڑے پراسرار انداز میں وزارت اطلاعات کا ایک سیل فراہم کر رہا تھا۔ وہ لوگ دعویٰ کر رہے تھے کہ ووٹ ڈالنے کی شرح 70 سے 80 فیصد تک رہی اور 90 فیصد سے زیادہ لوگوں نے صدر ضیاءالحق کی حمایت میں ووٹ ڈالا ہے۔ ظاہر ہے لوگوں کے لئے اتنے بڑے جھوٹ اور فریب کو ہضم کرنا مشکل تھا۔ لیکن پی ٹی وی اس وقت تک لوگوں کے سامنے سفید جھوٹ بولتا رہا جب تک اسلام آباد میں بی بی سی کے نمائندہ کی رپوٹ نشر نہیں ہوئی کہ ''سارا دن ملک بھر میں پولنگ بوتھ ویران پڑے رہے اور ووٹ ڈالنے والوں کی شرح دس فیصد سے زیادہ نہیں تھی''۔ اس رپورٹ نے اسلام آباد میں تہلکہ مچا دیا اور ایوان اقتدار کی دیواریں لرزہ براندام ہوگئیں۔

صدر مملکت بی بی سی کی اس ''غلط بیانی'' پر سخت ناراض ہوئے اور سیکرٹری اطلاعات کو حکم دیا کہ بی بی سی کے نمائندہ Alex Brody کو فوراً پاکستان سے نکال دیا جائے اور بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے نمائندہ کی شرارت پر مبنی خبر کی تردید کریں۔ لیکن ڈائریکٹر جنرل نے یہ کہتے ہوئے تردید کرنے سے انکار کر دیا کہ ''ہم بخوشی تردید کریں گے بشرطیکہ حکومت پاکستان کی طرف سے تردید جاری کی جائے''۔

بعض وجوہ کی بنا پر ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا نہ ہی بی بی سی کے نمائندے کو پاکستان بدر کرنا مناسب خیال کیا گیا کیونکہ اس سے پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سطح پر ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ حکومت نے چپ رہنے میں عافیت سمجھی اور چند دن میں معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

مَیں نے اپنے طور پر Alex Brody سے فون پر پوچھا کہ ''آپ نے اسلام آباد سے باہر قدم نہیں رکھا۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ سارے ملک میں صرف 10 فیصد لوگوں نے حق رائے دہی استعمال کیا جب کہ پی ٹی وی دن بھر ووٹرز کی بھاری ٹرن آوٹ اور پولنگ سٹیشنوں پر لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ دکھاتا رہا؟''۔ اس نے جواب دیا ''میری معلومات قابل اعتماد ذرائع پر مبنی تھیں جن کے انکشاف کی آپ کو مجھ سے توقع نہیں کرنی چاہئے۔ مَیں آپ کو صاف بتا دوں کہ پورا پاکستان اور ساری دنیا ہماری ہی خبر کو سچ تسلیم کرے گی کیونکہ بی بی سی ایک قابل اعتماد میڈیم ہے۔ اس کے برعکس کوئی بھی پی ٹی وی کے نشر کردہ نتائج پر یقین نہیں کرے گا خواہ آپ سچے ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ پی ٹی وی حکومت کے اس پراپیگنڈہ کا ذریعہ بن کر اپنی کریڈی بلٹی سے محروم ہو چکا ہے۔

جنرل کے ایم عارف نے اس ریفرنڈم کے بارہ میں کہا ''قانونی تقاضے تو الگ رہے ریفرنڈم سے جنرل ضیاء اخلاقی سطح پر قانونی جواز بھی حاصل نہیں کر سکے۔ اس سلسلے میں جو نکتہ چینی ہوئی اس نے انہیں برہم اور مشتعل کر دیا۔ یہ وضاحت کرنا مشکل ہو گیا کہ اگر ریفرنڈم کا کوئی جواز تھا بھی تو ووٹرز سے یہ سیدھا سادہ سوال کیوں نہیں پوچھا گیا کہ ''کیا آپ جنرل ضیاء کو مزید پانچ سال کے لئے صدر منتخب کرتے ہیں؟''۔

ریفرنڈم

شہر میں ہُو کا عالم تھا
جن تھا یا ریفرنڈم تھا
قید تھے دیواروں میں لوگ
باہر شور بہت کم تھا
کچھ بارِش سے چہرے تھے
اور ایمان کا ماتم تھا
مرحومین شریک ہوئے
سچائی کا چہلم تھا
دن انیس دسمبر کا
بے معنی بے ہنگم تھا
یا وعدہ تھا حاکم کا
یا اخباری کالم تھا

جنرل ضیاء نے کئی سال کی ہچکچاہٹ اور نظام مصطفیٰ نافذ کرنے کے ڈانواں ڈول تجربے کے بعد 1982ء میں پہلا قدم اٹھایا اور مجلس شوریٰ بنائی تاہم جب انہوں نے خود کو آئندہ پانچ سال کے لئے صدر منتخب کرانے کی غرض سے دھوکے بازی پر مبنی ریفرنڈم کا ڈرامہ رچانے کا فیصلہ کیا تو ان کا خیال تھا کہ وہ لوگوں کو اسلام کے نام پر اپنے پیچھے لگا لیں گے مگر وہ ناکام ہوگئے۔ اب یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے کہ انتظامی مشینری لوگوں کے ہجوم کو عام مجلسوں میں لا سکتی ہے اور کیمروں کے سامنے ان کی قطاریں بندھوا سکتی ہے۔ لیکن ایک دھوکہ باز حکومت پر عوام کا اعتماد بحال نہیں کر سکتی۔ ناچار انہوں نے 1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر الیکشن کرانے کا اعلان کیا کیونکہ وہ ابھی تک سیاسی عمل سے خوفزدہ تھے۔ مبادا اس کے نتیجہ میں پی پی پی یا اس سے ہمدردی رکھنے والے عناصر اکثریت حاصل کر لیں اس لئے انہوں نے فریب کا ایک اور جال بُنا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ پارلیمانی نظام جس میں بہت سی سیاسی جماعتیں کام کرتی ہیں اسلام کے تصور حکمرانی کے منافی ہے۔ انہوں نے چند کٹر اور خود غرض مولوی اپنے اردگرد اکٹھے کر لئے جو اس بات کی وکالت کرتے تھے کہ اسلام صرف امیر المومنین کے چناؤ کی اجازت دیتا ہے جو صدارتی نظام حکومت سے زیادہ قریب ہے''۔

MAKHZAN-E-TASAWEER
IMAGE LIBRARY

شعبہ مخزن تصاویر (مرکزی امیج لائبریری) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کی تاریخی تصاویر کو ریکارڈ میں محفوظ کرنے کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی بھی ایسی تصویر/تصاویر ہیں جو جماعتی لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل ہیں تو براہ کرم یہ تصاویر مع کوائف مثلاً نام، تاریخ، مقام وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

Makhzan-e-Tasaweer
Tahir House
22 Deer Park Road
London SW19 3TL
info@amjinternational.org

انشاءاللہ ان تصاویر کو ریکارڈ میں محفوظ کر کے اصل تصاویر آپ کو بحفاظت لوٹا دی جائیں گی۔

اسی پتہ پر شعبہ ہذا کے زیر اہتمام ایک تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جو صبح گیارہ بجے سے شام پانچ بجے تک دیکھی جا سکتی ہے۔ مزید تفصیلات ٹیلی فون نمبر 020 8544 7630 یا ہماری ویب سائٹ:
www.amjinternational.org
سے حاصل کریں۔

watch MTA live
audio and video broadcast

Weekly sermons in Urdu / English

Questions & Answers and much much more

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa

Visit our official website
www.alislam.org